بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

ماہنامہ خالد

ربوہ
اکتوبر ۱۹۸۲ء

جلد ۲۹
شمارہ ۱۲

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۸۳۰

ایڈیٹر
مرزا محمد الدین ناز
نائب
منیر احمد جاوید

الفہرست

پبلشر: مبارک احمد خالد
مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ "خالد"
دار الصدر جنوبی ۔ ربوہ
قیمت سالانہ پندرہ روپے ۔ قیمت پرچہ ہذا دو روپے ۔

پرنٹر: سید عبدالحی
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
ربوہ
کتابت: نورالدین خوشنویس ربوہ

اداریہ

اے خوشا وقت مکیں سوئے مکاں می آید

اے خوشا وقت! تو وہ ساعتِ سعد ہے جو مضطرب و بیتاب نگاہوں کے لئے لذتِ دیدار سے فیضیاب ہونے کا مژدہ لیکر آئی۔ تو وہ مبارک گھڑی ہے جس میں مچلتے ہوئے بے قرار قلوب کیلئے تسکین بخش شادابی و حیات بخش وصل کا پیغام ہے۔

ربوہ کی مقدس سرزمین! اپنے سینے میں مسرت و تفاخر کے جذبات لئے ایک ناقابل بیان بہجت کے ساتھ جھوم رہی ہے۔ اور واقعی اے ارضِ پاک تو قابلِ رشک ہے کہ اس پیارے آقا کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہو رہا ہے جو لاکھوں دلوں کے اندر بسا ہوا ہے، جس کی محبت گردشِ خون کے ساتھ ساتھ رگوں میں دوڑتی ہے۔ تیرے تقدس کے قربان۔ تیری علویت کے صدقے کہ تیری بہار لوٹ آئی۔

سینکڑوں عشاق! وارفتگی۔ افتادگی۔ والہانہ پن اور اندازِ خود سپردگی سے اپنے دلنواز محبوب کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے اور اس کی خوشبو سے اپنے مشام جان کو معطر کرنے کیلئے بے تاب ہیں۔ سب تشنہ لباں اس ساقی چشمۂ روحانیت کی راہ میں آنکھیں بچھائے بیٹھے ہیں کہ علم و عرفان کا چشمہ اُبلے اور جرعہ ہائے روحانیت لبالب کر کے اپنی تشنگی کو بجھائیں۔

ہر ایک قلب دریچۂ چشم وا کئے اپنے محبوب کی حسین تصویر کو اپنے ہاں مہمان ٹھہرانے کے لئے مچل رہا ہے وہ ایک ایسے سادہ مگر پُروقار مکان کا منظر پیش کر رہا ہے کہ جس میں حُسنِ سیرت و کردار کے گلہائے رنگا رنگ، بہارِ نو کی آمد پر کیف و مستی سے لہلہا رہے ہیں۔

جس کے ہر گوشے میں حرارتِ ایمانی پگھل پگھل کر بے شمار قندیلوں کی صورت میں چراغاں کا سماں باندھ رہی ہے جس کے در و دیوار عظیم مہمان کے استقبال کیلئے محبت و عقیدت کے یواقیت و جواہر سے جڑے عقودِ خوشرنگ لئے ایستادہ ہیں۔

جس میں دعاؤں کا آبِ زلال جوش مار رہا ہے۔ جس میں قربانیوں کا آبگینہ ان کے رنگوں کو نکھار رہا ہے۔ اور آنگن کو حُسنِ عبادت کے عطر سے ممسوح کیا گیا ہے۔

اور یہی وہ حقیقی استقبال ہے جو فرماں روائے اقلیمِ روحانیت کے شایانِ شان ہے۔ اور وہ دائمی و ابدی استقبال ہے جس پر مرورِ زمانہ کی گرد اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ عارضی حوادث اس کی آب و تاب میں کمی نہیں کر سکتے ؎

ایک نئی رُوح اور ایک نئی زندگی سے ہمکنار کرنے والا

خُدّام و اطفال بھائیوں کا

مرکزی سالانہ اجتماع

اپنے جلو میں اَن گنت فیوض و برکات لئے قریب تر آرہا ہے۔ امسال ہمارا یہ اجتماع غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔

- خلافتِ رابعہ کا یہ پہلا سالانہ اجتماع ہے۔
- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بفضل اللہ تعالیٰ کامیاب مراجعت کے فوراً بعد اس اجتماع کا انعقاد ہو رہا ہے۔
- حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے رُوح پرور اور ایمان افروز خطابات سے تشنہ رُوحوں کی سیرابی ہوگی۔
- ساڑھے سات سو سال بعد ارضِ سپین میں مسجد بشارت پیدرو آباد کے افتتاح کے تاریخ ساز واقعات سے احسانِ الٰہی کے نتیجہ میں برکات کے نزول کا تذکرہ ہوگا۔

مزید برآں یہ اجتماع نفس کی اصلاح کا بہت بڑا ذریعہ اور بہترین سبق ہے!

مسلسل تین دن رات انابت الی اللہ اور متضرعانہ دُعاوں کی فضا قلب و رُوح پر گہرا اثر چھوڑتے ہوئے ایک نئے عزم، نئے جوش اور نئے ولولہ کو جنم دیتی ہے۔ اور اس اثر کو قبول کرنے کے لئے ہر سعادت مند رُوح دیوانہ وار کھینچی چلی آتی ہے۔ ہر سال پہلے سے زیادہ وارفتگانِ احمدیت کشاں کشاں ایک جذب و سرور کی کیفیت میں مبتلا اپنے مرکز کی طرف اپنے پیارے آقا کے شیریں کلمات سُننے کے لئے یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا کے مصداق دیوانہ وار بھاگے چلے آتے ہیں۔ اور پھر دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ کے تحت حیاتِ نَو سے ہمکنار ہو کر واپس جاتے ہیں۔

اے خدّام بھائیو! یہ سالانہ اجتماع اور اس کے حسین ثمرات سب کو مبارک ہوں

صد مبارک آ رہے ہیں آج وہ
روز و شب بے چین تھے جن کے لیے

آ گیا آخر خدا کے فضل سے
دن گنا کرتے تھے جن دن کے لیے

(دُرِّ عدن)

صبحِ مسرّت

بزبانِ سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نوّر اللہ مرقدھا

کس کے محبوب کی آمد ہے کہ ہر خورد و کلاں
نشۂ عشق میں مخمور نظر آتا ہے
شکر کرنے کی بھی طاقت نہیں پایا جس دم
کیا ہی نادم دلِ مجبور نظر آتا ہے

للہ الحمد شنیدم کہ آں مے آید
سوئے گلشن چہ عجب سروِ رواں مے آید

آج ہر ایک ہے مشتاقِ لقائے شہِ دیں
گھر میں بیٹھا کوئی رہ جائے یہ ممکن ہی نہیں
ایک پر ایک گرا پڑتا ہے اللہ رے شوق
خوف ہے اوروں سے پیچھے نہ میں رہ جاؤں کہیں

مرہمِ زخمِ دلِ مادرِ مہجور و حزیں
زینتِ پہلوئے ما۔ جانِ جہاں مے آید

گلشنِ حضرتِ احمد میں چلی بادِ بہار
ابرِ رحمت سے برسنے لگے پیہم انوار
مژدۂ وصل لیئے صبحِ مسرّت آئی
فضلِ مولا سے ہوئی دُور اُداسی یک بار

نور مے بارد و شاداں در و سقف و دیوار
اے خوشا وقت مکیں سوئے مکاں مے آید

(دُرِّ عدن)

بفضلِ حق تعالیٰ کامگار و کامراں آیا

خدا کا شکر و احساں ہے کہ وہ صاحب قِراں آیا
بطرزِ دلربایانہ وہی جانِ جہاں آیا

وہ سبطِ مہدیٔ دوراں، وہ نازِ قدسیاں آیا
وہ سامانِ سکون و فرحتِ نصرت جہاں آیا

سراسر طیّب و طاہر ہے ظاہر اور باطن میں
قلوبِ مومنینِ صالحیں کا حکمراں آیا

سفیرِ مصطفٰےؐ بن کر گیا تھا ملکِ یورپ میں
محمدؐ کی عُلوِّ شان کا وہ ترجماں آیا

تفوّق کر کے ثابت دینِ حق کی ہر مذاہب پر
بلند اسلام کا وہ ہر جگہ کر کے نشاں آیا

منوّر جس کا پیکر ہے سراسر نورِ احمدؐ سے
گریزاں کر کے وہ یورپ کی سب تاریکیاں آیا

ہے جس کی خوش کلامی کا ہوا آفاق میں شہرہ
ہیں جس کے مُنہ سے جھڑتے پھول وہ شیریں زباں آیا

اسی پر منحصر ہے گلشنِ ربوہ کی شادابی
وہی جو رونقِ ربوہ کا ہے رُوح و رواں آیا

کھلائے ہیں کنول دل کے تبسّم ہائے پنہاں نے
وہ لیکر ساتھ ساتھ اپنے بہارِ جاوداں آیا

گیا تھا مُلکِ یورپ نصرتِ اسلام کی خاطر
بفضلِ حق تعالیٰ کامگار و کامراں آیا

وہ کر کے افتتاح اسپین میں مسجد بشارت کا
ہے جس کے بازوؤں میں قوتِ باری نہاں آیا

بدل جائے رُخِ تاریخِ یورپ جس کی کاوش سے
خدائے قادرِ مطلق کا تابندہ نشاں آیا

قطار اندر قطار و صف بصف کیوں ہیں کھڑے سارے
ہر اک مومن کے رُخ پر صد مسرّت کا نشاں آیا

بچھائیں مومنوں نے فرش رہ پر اپنی آنکھیں ہیں
"مبارک تیری آمد ہو" کا نعرہ برزباں آیا

بلند ہوگا ہر اک اقلیم پر اسلام کا پرچم
نوشتوں میں یہ عہدِ خالقِ کون و مکاں آیا

جمع ہیں اہلِ ربوہ دیکھنے حسنِ جہاں آرا
وہیں آشفتہ سر عاجزؔ بھی ہے دیوانہ ساں آیا

(عاجز عظیم آبادی)

- وہ بے قرار دعائیں جن کی قبولیت کا پھل ہم آج کھانے لگے ہیں۔ وہی دعائیں ہیں جنہوں نے سپین کی تقدیر کی کایا پلٹی۔"

- "میرے پاس ایک اور عطر بھی ہے، ایک ایسا عطر جس کی خوشبو لافانی ہے۔ وہ کبھی ختم نہیں ہوگی۔"

- "ایسے آنسو کس مسجد کو نصیب ہوئے ہیں جیسے اس کو نصیب ہوئے ہیں۔ ایسی قربانیاں کس کے پس منظر میں جلوہ گر ہیں جیسی اس مسجد کے پس منظر میں جلوہ گر ہیں۔"

- "سپین کی مٹی کو اپنے آنسوؤں سے تر کریں، اتنے آنسو بہائیں کہ خدا کی تقدیر کی رحمتیں بارش کی طرح برسنے لگیں اس ملک پر۔ ہر آنسو سے وہ روحیں پیدا ہوں جو اسلام کے لئے ایک انقلاب کا پیغام لے کر آئیں۔ ہر آنسو سے ابن عربی نکلیں۔ ہر آنسو سے ابن رشد پیدا ہوں۔..... ..... ہر قطرے سے وہ روحانی وجود نکلیں جو سپین کی تقدیر کو بدل دیں۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاریخ ساز خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ ستمبر بر موقع افتتاح مسجد بشارت سپین کے اقتباسات ____

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فوٹو لینے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"کیمرے والے اگر اپنا جمعہ خراب کرنا چاہتے ہیں تو باہر چلے جائیں باقی دوستوں کا بھی جمعہ خراب نہ کریں یہ چیز فائدے کی بجائے بدعت اور بد رسم کا موجب بن گئی ہے۔ اس کو بند کریں آپ۔ دوست بیٹھ جائیں جنہوں نے جمعہ پڑھنا

ہے وہ آرام سے بیٹھ کر جمعہ پڑھیں۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۰ ستمبر کے تاریخ ساز دن کی خوشیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

"آج کا دن تمام دُنیا کے احمدیوں کے لئے اور خصوصاً اُن کے لیے جو آج اس مبارک تقریب میں شامل ہیں بے انتہا خوشیوں کا دن ہے۔ اور دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھرے ہوئے ہیں لیکن یہ خوشیاں عام دُنیا کی خوشیوں سے کس قدر مختلف ہیں۔ اِن خوشیوں کا اظہار بھی ایک بالکل انوکھا اور اجنبی اظہار ہے۔ یہ خوشیاں ایک مقدس غم بنکر ہمارے دل و دماغ پر چھا گئی ہیں۔ یہ خوشیاں حمد کے آنسو بن کر ہماری آنکھوں سے بہتی ہیں۔ دُنیا کی خوشیوں سے اِن خوشیوں کو کوئی تعلق نہیں۔ دُنیا کی خوشیوں کو اِن خوشیوں سے کوئی نسبت نہیں۔"

مسجد بشارت کو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی متضرعانہ دُعاؤں کا ثمرہ قرار دیتے ہوئے رقّت سے بھرے ہوئے الفاظ میں خراجِ تحسین ادا کرتے ہوئے فرمایا :-

"سب سے پہلے اِس موقع پر مجھے ایک یاد ستا رہی ہے۔ اُس وجود کی یاد جو آج ہم میں نہیں۔ جو سب سے زیادہ اِس بات کا حقدار تھا کہ آج یہ جمعہ پڑھاتا اور آج اِس تقریب کا آغاز کرتا کہ وہ بے قرار دُعائیں جن کی قبولیت کا پھل ہم آج کھانے لگے ہیں وہی دُعائیں ہیں جنہوں نے سپین کی تقدیر کی کایا پلٹی۔ جنہوں نے اہل سپین کو بھی آزادی نصیب کی۔ اور اسی آزادی کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ہمیں اِس مسجد کی تعمیر کی توفیق بخشی۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا تھا یہ بھی ایک خوشی کا وقت ہے۔ آپ کی یاد بھی ایک خوشی کی یاد ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں اور اپنے ربّ کے حضور التجا کرتے ہیں کہ آج آپ کی رُوح سب سے زیادہ ایسے نظاروں سے لذّت یاب ہو رہی ہو۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ مساجد کے پس منظر میں لمبی، گہری اور مسلسل قربانیوں کی تاریخ کے اوراق پلٹتے ہوئے اِس مسجد کے لیے مکرم کرم الٰہی صاحب ظفرؔ کی خدماتِ جلیلہ اور قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا :-

"مسجدوں کی تعمیر ایک بہت ہی مقدس فریضہ ہے۔ لیکن جو مسجدیں ہم بنا رہے ہیں یہ کوئی ایسا واقعہ نہیں جیسا کہ عام طور پر دُنیا میں ہوتا ہے۔ ان مسجدوں کے پس منظر میں لمبی قربانیوں کی تاریخ ہے۔ یہ کچھ امیر لوگوں کی وقتی کوشش یا جذباتی قربانی کا نتیجہ نہیں۔ کچھ ایسے لوگوں کی جن کو خدا نے زیادہ دولت بخشی ہو اور وہ نہ جانتے ہوں کہ کہاں خرچ کرنی ہے بلکہ خصوصاً اِس مسجد کے پیچھے تو ایک بہت ہی لمبی، گہری اور مسلسل قربانیوں کی تاریخ ہے۔ اور اِس موقع پر اگر ہم اُن کو یاد نہ کریں اور اِن لوگوں کو اپنی دُعاؤں میں شامل نہ کریں جو اِس مسجد کے پس منظر میں خاموشی سے کھڑے، انکسار کے ساتھ اپنے ربّ کے حضور دُعا کو کھڑے نظر آرہے ہیں تو یہ ناشکری ہوگی۔ میری مراد برادرم مکرم کرم الٰہی صاحب ظفرؔ اور اُن کے خاندان کی قربانی سے ہے۔ ایک لمبا عرصہ اِس

خاندان نے سپین میں دن رات احمدیت کی خدمت کے لئے سر توڑ کوشش کی۔ ایسے وقتوں میں جب کہ یہاں کی حکومت اتنی سنگدل اور سخت تھی کہ دوسرے عیسائی فرقوں کو بھی اجازت نہیں تھی کہ وہ یہاں تبلیغ کرتے۔ اُس زمانہ میں جب کہ کوئی ذریعہ نہیں تھا جماعت کے پاس ان کی مدد کا۔ مالی حالات کی تنگی بھی تھی اور قوانین کی روک بھی رستہ میں حائل تھی اور ممکن نہیں تھا کہ ان کو سلسلہ کسی قسم کی مدد دے سکتا۔ انہوں نے ایک خاص جذبۂ قربانی میں اپنے آپ کو پیش کیا اور حضرت مصلح موعود نے اِس قربانی کو قبول فرمایا۔ آپ نے قبول فرمایا اور اللہ کی محبت کی نظر نے بھی قبول فرمایا اور آج اِس قربانی ہی کا ایک پھل ہے کہ ہم اس کی شیرینی سے لذت یاب ہو رہے ہیں۔ بہت عرصہ پہلے مجھے سپین میں آنے کا موقع ملا اور میں نے اپنی آنکھوں سے وہ نظارہ دیکھا جو ہمیشہ کے لیئے میرے دل پر نقش ہو گیا۔ ایک معمولی چھوٹی سی ریڑھی تھی جس پر خود عطر بنا کر وہ عطر بیچ کر اپنا گزارہ بھی کرتے تھے اور تبلیغ کا کام بھی کرتے تھے۔ ۱۹۵۷ء کی یہ بات ہے۔ مجھے اور برادرم عزیزم میر محمود احمد صاحب کو یہاں آنے کا موقع ملا۔ وہ ایسی ریڑھی تھی جس کو بعض دفعہ رکھنے کی جگہ بھی میسّر نہیں آتی تھی۔ دشمنوں کو پتہ چلتا تھا تو وہ اُس کو توڑ جاتے تھے۔ بعض رحم دل دکاندار بعض دفعہ ان کو جگہ دے دیتے تھے پھر کچھ دیر کے بعد وہ جگہ چھوڑ کر کوئی اور جگہ تلاش کرنی پڑتی تھی۔ طریق تبلیغ یہ تھا کہ وہی عطر بیچ کر اپنا گزارہ بھی کرتے تھے اور اس سے بچی ہوئی رقم، اپنے خرچ سے، وہ لٹریچر کے لئے پیش کرتے تھے۔ ایسے وقت بھی آئے جب کہ ان کے گھر پر بھی حملے ہوئے۔ وہ جو بورڈ لگا ہوا تھا اُس کے اُوپر پتھروں کے نشان ہم نے خود دیکھے۔ چھپ چھپ کر اصحاب کہف کی طرح وہ ابتدائی احمدی جنہوں نے اُن مخالفانہ حالات میں احمدیت کو اور اسلام کو قبول کیا وہ اکٹھے ہوا کرتے تھے۔ دشمن مخبری کرتے تھے۔ لوگ حملہ کر کے آتے تھے اور بڑی مصیبت اور بڑی مشکل سے اپنی عزتیں اور جانیں بچاتے تھے۔ عطر کے ساتھ انہوں نے ایک چھوٹا سا سپرے پمپ رکھا ہوا تھا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو انہوں نے ہمیں بتایا کہ دیکھو اس طرح تبلیغ کرتا ہوں۔ پمپ سے سپرے کرتے تھے اور کچھ لوگ اکٹھے ہو جاتے تھے، شوق اور تعجب میں۔ مشرقی قسم کی خوشبو سے ویسے بھی ایک خاص دلچسپی پیدا ہو جاتی تھی اور سپرے کرتے ہوئے اُس وقت جو ہم نے نظارہ دیکھا وہ یہ تھا کہ جب انہوں نے کہا کہ دیکھو یہ کتنی اچھی خوشبو ہے لیکن یہ خوشبو تو زیادہ دیر تمہارے ساتھ نہیں رہے گی۔ یہ تو کپڑوں میں رچ بس کے بھی آخر ڈھل کر ضائع ہو جائے گی۔ ایک دو دن، چار دن کی بات ہے۔ میرے پاس ایک اور عطر بھی ہے، ایک ایسا عطر جس کی خوشبو لافانی ہے وہ کبھی ختم نہیں ہو گی۔ اس دُنیا میں بھی تمہارا ساتھ دے گی اور اُس دنیا میں بھی تمہارا ساتھ دے گی۔

اگر چاہتے ہو کہ اُس خوشبو سے متعلق مجھ سے کچھ معلومات حاصل کرو تو یہ میرا کارڈ ہے۔ جب چاہو آؤ

مجھے ملو اور مَیں تمہیں بتاؤں گا کہ وہ خوشبو کیا ہے اور کیسے حاصل کی جاتی ہے۔ بہت سے لوگ وہ کارڈ لیتے تھے۔ کچھ عطر خرید کر الگ ہو جاتے تھے۔ اس طرح تبلیغ کے رستے نکلتے تھے۔ بس یہ ساری قربانیاں ہیں جو اس موقع پر از خود مجھے یاد آ رہی ہیں۔ اور مَیں ضروری سمجھتا ہوں کہ جماعت کو بھی اس سے آگاہ کروں اور اس طرف توجہ دلاؤں کہ اپنی دعاؤں میں ان کو نہ بھولیں ۔۔۔ چند ایک دو ماہ پہلے کی بات ہے ایک شخص نے بڑا ہی متکبرانہ خط مجھے لکھا اور اس میں ان کے متعلق ایسے لفظ استعمال کئے جس سے میرا دل پھٹ گیا۔ اُس کو اپنے علم کا زعم تھا۔ اُس کو خیال تھا کہ ان کا علم کچھ نہیں۔ اُس کو اپنی شکل و صورت کا زعم تھا اور خیال تھا کہ اس کے مقابل پر ان کی شکل و صورت کچھ نہیں لیکن بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو دنیا کی نظر میں کوئی حقیقت نہیں رکھتے لیکن اللہ کے پیار اور محبت کی نظریں اُن پر پڑتی ہیں۔ میرا دل غم سے پھٹ گیا اور استغفار کی طرف اُس کے لیئے مائل ہوا۔ اور ساتھ ہی مجھے وہ واقعہ یاد آ گیا۔ جبکہ مدینے کے بازار میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک غلام کو بیچ رہے تھے۔ وہ ایسا غلام تھا جس کے کپڑوں سے بدبو آتی تھی۔ دن بھر کی محنت مشقت سے پسینے سے شرابور اور آلودہ لباس میں ملبوس تھا۔ انسان اُس کی بدصورتی کی وجہ سے اُس سے نفرت کرتے تھے۔ کوئی اُس کو اپنی لڑکی دینے کے لئے تیار نہیں تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا وہاں سے گزر ہوا۔ آپؐ نے اپنی الٰہی بصیرت سے اُس کے دل کی کیفیت کو بھانپ لیا اور پیچھے سے جا کر پیار سے اُس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیئے۔ جس طرح بعض دفعہ مائیں بچوں کی آنکھوں پر ہاتھ رکھتی ہیں اور پوچھتی ہیں کہ بتاؤ مَیں کون ہوں ۔۔۔ وہ جانتا تھا اور یقیناً جانتا تھا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سوا کوئی ایسا حسین اخلاق کا مالک نہیں جو مجھ سے ایسے پیار کا اظہار کرے۔ لیکن اُس کی زندگی میں ایک ایسا عجیب موقعہ تھا کہ وہ اس کو ضائع نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔ جان بوجھ کر، پہچاننے کے باوجود، اپنے جسم کو حضور اکرمؐ کے جسم سے رگڑنا شروع کیا۔ اپنے ہاتھوں کو آپؐ کے جسم کے زیر و بم پر پھیرنا شروع کیا۔ اور بہت ہی پیار کا اظہار جس طرح بعض دفعہ بلی، آپ نے دیکھا ہے لحاف میں گھس کر پیار کرتی ہے اور اپنے بدن کو رگڑتی ہے انسان کے ساتھ۔ اس طرح اُنہوں نے اظہار محبت شروع کر دیا۔ پھر جب حضورؐ نے پوچھا بتاؤ مَیں کون ہوں! اس نے کہا یا رسول اللہ! آپؐ کے سوا اَور کون سکتا ہے۔ آپؐ ہی تو ہیں۔ تب آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا۔ مَیں ایک غلام بیچتا ہوں، ہے کوئی لینے والا۔ اُس نے کہا۔ یا رسول اللہ! مجھے کون خریدے گا۔ لوگوں کی نفرت کی نگاہیں مجھ پر پڑتی ہیں اور شدتِ نفرت سے لوٹ جاتی ہیں واپس دیکھنے والے کی طرف۔ مجھ پر ٹھہر نہیں سکتیں۔ مجھے کون خریدے گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں، تمہارا ایک گاہک ہے۔ میرا آسمانی آقا، میرا خدا تمہارا گاہک ہے۔

پس بہت سے ایسے بھی ہوتے ہیں جو دُنیا کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ دُنیا کی نگاہیں حقارت سے اُن کو دیکھتی ہیں تزدری اعینھم جیساکہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ لیکن جنہوں نے اپنا سب کچھ خدا کے لئے پیش کر دیا ہو اللہ کے پیار کی نگاہیں اُن پر پڑا کرتی ہیں۔ ہمیں دُعا کرنی چاہیئے کہ اللہ کے پیار کی نگاہیں اُن سب قربانی کرنے والوں کے دل پر پڑیں، اُن کے چہروں پر پڑیں، اُن کے جسم اُس سے مَس کریں جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں سپین میں تبلیغ کی راہ میں کوششیں کی ہیں۔ ان کی اولاد بھی ساری اسی رنگ میں رنگی ہوئی ہے خدا کے فضل سے۔ انتہائی انکسار کے ساتھ خدا کی راہ میں مٹی ہو کر انہوں نے خدمت کی۔ بیٹے کیا اور بیٹیاں کیا۔ ماں کیا اور باپ کیا۔ سارا خاندان لگا ہوا ہے۔ کسی نے ایک لفظ نہیں کہا کہ ہماری اتنی خدمتیں ہیں۔ ہمیں کیوں نمایاں مقام نہیں دیا گیا۔ ہم سے کیوں یہ سلوک نہیں کیا گیا۔ یہ وہ جذبہ ہے، یہ وہ رُوح ہے جو واقفین میں ہونی چاہیئے۔ اور ہمیں دُعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اس رُوح کو ہر واقف کے دل میں زندہ کر دے اور جگہ جگہ، بستی بستی ہمیں اس قسم کی رُوح کے واقفین میسّر ہوں۔ کیونکہ کام بہت ہے اور آدمی تھوڑے ہیں۔ طاقت بہت کم ہے۔ مقابل پر دشمنوں کی تعداد کیا اور اُن کی مالی قوتیں کیا اور اُن کی سیاسی قوتیں کیا۔ بے انتہا ایسی ناقابلِ عبور چوٹیاں نظر آتی ہیں پہاڑوں کی جن کا سر کرنا انسان کے بس میں نظر نہیں آتا۔

پھر اسی سلسلہ میں دُعا کی تحریک کرتا ہوں اپنے بھائی عزیزم میر محمود احمد صاحب اور ان کی بیگم کے لئے بھی، اپنی ہمشیرہ عزیزہ امۃ المتین کے لئے بھی۔ انہوں نے بھی دن رات بے حد محنت کی۔ جب یہ آئے تھے اس گھر میں صرف ایک ڈھانچہ سا کھڑا تھا اور بے حد محنت کی ضرورت تھی۔ بہت سے کاموں کی ضرورت تھی۔ میری ہمشیرہ نے مجھے بتایا کہ جس دن، رات تین بجے مجھے سونے کا موقع ملتا تھا تو میں شکر کرتی تھی اللہ تعالیٰ کا اور سمجھتی تھی کہ جلدی سونا نصیب ہو گیا ہے۔ خاموشی کے ساتھ لمبی محنتیں کی ہیں ان لوگوں نے ——— پھر انگلستان کی جماعت ہے۔ شیخ مبارک احمد صاحب اور اُن کے ساتھی وہاں سے آتے رہے۔ بے حد کوشش ہوئی ہے اس کے پیچھے۔ اور دُنیا کو تو صرف ایک عمارت نظر آتی ہے کھڑی ہوئی۔ اور سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی مسجد ہے جیسی سینکڑوں ہزاروں دُنیا میں بن رہی ہیں۔ مگر ایسی مسجد نہیں۔ ایسے آنسو کس مسجد کو نصیب ہوئے ہیں جیسے اس کو نصیب ہوئے ہیں۔ ایسی قربانیاں کس کے پس منظر میں جلوہ گر ہیں جیسی اس مسجد کے پس منظر میں جلوہ گر ہیں۔ ہرگز دنیا کی مساجد کو اس مسجد سے کوئی نسبت نہیں۔"

اشاعتِ اسلام کے لئے دُعاؤں اور قربانیوں کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"ان دُعاؤں کے ساتھ میرا ذہن اہلِ مغرب کی طرف بھی منتقل ہوتا ہے جو ان دُعاؤں کے بہت محتاج ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس ایک مسجد سے کچھ نہیں بننے گا۔ بستی بستی مسجد بنانے کی ضرورت ہے۔

قریہ قریہ اذانیں دینے کی ضرورت اور خدا کا نام بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ اتنا شرک پھیلا ہوا ہے، اتنی تباہی مچائی ہوئی ہے کفر نے کہ انسان محو حیرت رہ جاتا ہے کہ آجکل کا باشعور انسان اتنا بھی گراوٹ میں ملوّث ہو سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم نے جو اپنی پیشگوئی میں اس قوم کو ایسے دجّال کے طور پر بیان فرمایا جس کی دائیں آنکھ اندھی اور بائیں آنکھ روشن ہے۔ اس سے بہتر فصاحت اور بلاغت کا ایک جملہ تصوّر میں نہیں آسکتا جس نے اِن قوموں کی ساری تصویر کھینچ کر رکھ دی ہے۔ ایک طرف دُنیا کی آنکھ ہے، اتنی تیز نظر ہے کہ پاتال کی خبر لاتی ہے اور دوسری طرف دین کی آنکھ ہے جو اتنی اندھی ہے کہ جگہ جگہ شرک کا گہوارہ بنا ہوا ہے۔ خدا کی عبادت ہی ایک عبادت ہے جس سے یہ غافل ہیں۔ باقی ہر دوسری چیز کی عبادت ہو رہی ہے۔ لہو و لعب کی عبادت ہو رہی ہے، بُتوں کی عبادت ہو رہی ہے، فسق و فجور کی عبادت ہو رہی ہے، جھوٹ کی عبادت ہو رہی ہے، دجل کی عبادت ہو رہی ہے، صرف ایک خدا ہے جس کی عبادت نہیں ہو رہی۔ ان سب کی تقدیر بدلنی ہے۔ ایک مسجد تو کافی نہیں اور پھر ایک ایسی مسجد سے کس طرح تقدیر بدلی جائے گی جس کے لئے نمازی پیدا نہ ہوں۔ بے انتہا کام کی ضرورت ہے۔ بے انتہا قربانیوں کی ضرورت ہے۔ بے حد واقفین کی ضرورت ہے۔ بے حد مالی قوّت کی ضرورت ہے۔ اور ہم جب اپنے اُوپر نظر کرتے ہیں تو بہت ہی حقیر، کمزور اور بے بس اپنے آپ کو پاتے ہیں۔ یورپ کے دَورے میں اِن خیالات میں مگن ہوتے ہوئے مَیں سوچتا رہا اور میری فکر بڑھتی گئی۔ ان معنوں میں نہیں کہ مجھے مایوسی کی طرف لے جائے بلکہ ان معنوں میں کہ دُعا کی طرف اَور زیادہ اَور بھی زیادہ مائل کرتی رہی۔ کیونکہ مَیں جانتا تھا کہ ساری مشکلات ایک طرف لیکن ہمارے ربّ کی ایک نظر ایک طرف۔ وہ ان سب مشکلات کو خس و خاشاک کی طرح اُڑا سکتی ہے۔ وہ اس طرح غائب کر سکتی ہے جیسے روشنی کے ساتھ اندھیرے غائب ہو جاتے ہیں اور اس میں کسی کوشش کا دخل نظر نہیں آتا۔ اس لئے دُعاؤں کی طرف توجہ بڑھتی رہی۔ لیکن ساتھ ہی مَیں نے بڑے غم اور دُکھ کے ساتھ یہ محسوس بھی کیا کہ جماعت میں ابھی پوری طرح اس قربانی کا وہ احساس نہیں جو ان مشکلات کے مقابل پر ہونا چاہیئے۔ بہت سی جگہ کوشش اور محنت کے ساتھ فہرستیں تیار کروائی گئیں۔ چندہ دہندگان کی تجنید کروائی۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے اس سلسلہ میں میری بڑی مدد کی۔ اور یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ بعض جگہ پچاس فیصدی سے زائد ایسے احمدی ہیں جو ایک آنہ بھی چندہ نہیں دیتے۔ دُنیا کے لحاظ سے اُن کی کایا پلٹ چکی ہے۔ وہ اَور ماحول میں بسا کرتے تھے کسی وقت اب اَور ماحول میں پہنچ چکے ہیں۔ کوئی نسبت ہی نہیں خدا تعالیٰ کے ظاہری فضلوں کے ساتھ اس زندگی کو جو وہ پہلے بسر کرتے تھے۔ مگر کلیّۃً ان فضلوں کو بُھلا کر وہ خدا تعالیٰ کے دین کی ضرورتوں سے غافل

ہو کر محض اپنی ضرورتوں میں مگن ہیں اور اُن کے پورا کرنے کی فکر میں سرگرداں ہیں۔

یہ دیکھ کر تعجب ہوُا اور بہت دُکھ ہوُا۔ پھر ان لوگوں کی فہرستوں کا مطالعہ کیا جو چندہ دیتے ہیں۔ ایک حصہ اُن میں ایسا پایا جن کو خدا نے بہت کچھ دیا لیکن مقابل پر بہت تھوڑا پیش کرتے ہیں۔ وہ پیش نہیں کرتے جس سے اُن کو محبت ہے۔ وہ پیش کرتے ہیں جو وہ زائد از ضرورت سمجھ کر پھینک سکتے ہیں۔ اُن کو مَیں نے بتایا کہ دیکھو قرآن کریم تو فرماتا ہے لن تنالوا البرّ حتّٰی تنفقوا ممّا تحبّون کہ ہرگز تم نیکی کو نہیں پا سکو گے جب تک وہ خرچ نہیں کرو گے مال جس سے تمہیں محبت ہو۔ تم تو خدا کی راہ میں وہ دے رہے ہو جس سے تمہیں محبت نہیں۔ وہ زائد چیز ہے جو تم پھینک بھی سکتے ہو۔ تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تمہارے روزمرہ کے دستور پر اس سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس لئے اِس کو کیوں ضائع کرتے ہو۔ تقویٰ سے کام لو۔ اگر قربانی کی توفیق نہیں تو چھوڑ دو اس راہ کو۔ لیکن خدا تعالیٰ سے سچائی کا معاملہ کرو۔ تب وہ تم سے سچائی کا معاملہ کرے گا۔ رجوع برحمت ہوگا۔ پھر رازق سے ڈرنا، رازق کو دیتے ہوئے ڈرنا، اِس سے بڑی بے وقوفی کوئی نہیں۔

اِسی طرح سفر کے دَوران ایک موقع پر بعض دوستوں کے حالات کے متعلق دیکھ کر بہت ہی دُکھ پہنچا۔ بہت ہی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمائے لیکن مقابل پر کسی قسم کی کوئی قربانی نہیں۔ اِس پر مجھے وہ واقعہ یاد آگیا۔

ہمارے ایک سی۔ ایس۔ پی کے افسر ہوُا کرتے تھے مسعود کھدر پوش۔ اُنہوں نے واقعہ سُنایا کہ ایک دفعہ وہ مصر گئے تو قاہرہ میں ایک جنازہ جا رہا تھا اور جنازہ کے ساتھ صرف چار آدمی تھے جنہوں نے اس جنازہ کو اُٹھایا ہوُا تھا اور دیکھنے میں وہ بوجھل جنازہ معلوم ہوتا تھا۔ چنانچہ بہت اُن کے دل میں ہمدردی پیدا ہوئی اُن کے لئے۔ اور ایک شخص کو جا کر اُنہوں نے ہٹا کر کندھا دینے کی کوشش کی۔ اُنہوں نے زور مارا وہ آگے سے دھکّے دینے لگا اُن کو۔ اور یہ بڑے متعجب کہ میں تو اس کی مدد کرنا چاہتا ہوں اور یہ سُنتا ہی نہیں۔ آخر ہمدردی کا جذبہ اتنا غالب آیا کہ اُنہوں نے دھکّا دے کر اُس کو الگ کیا اور خود اُس کی جگہ وہ کندھا دینے لگے۔ کہتے ہیں مَیں کو تو بیٹھا لیکن پھر کوئی نہیں آیا مجھ کو ہٹانے کے لئے۔ عادت نہیں تھی بوجھ اُٹھانے کی۔ بالکل پِس گیا اور قبرستان کوئی چار میل شہر سے باہر۔ کہتے ہیں اِس مصیبت میں مبتلا کہ جنازے کو چھوڑا بھی نہ جائے اور زندگی اجیرن ہوگئی۔ آخر جا کر جب جنازہ قبرستان میں رکھا تو ایک مزدور جو اُن میں سے لیڈر تھا۔ وہ تھے مزدور۔ اُس نے پیسے بانٹنے شروع کئے تو اِن کا حصّہ اِن کو دیا۔ تب ان کو پتہ لگا کہ یہ تو مزدور تھے۔ کوئی طوعی خدمت والے نہیں تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ مَیں تو شوقیہ خدمت کے طور پر آیا تھا مجھے کیا پتہ تھا تم مزدور ہو۔ تب سمجھ آئی کہ وہ دھکّے کیوں دے رہا تھا بے چارہ جس کی مزدوری اُنہوں نے چھین لی۔ تو مجھے خیال آیا کہ ایک جنازے کے بوجھ میں ایک ایسا شخص جو کوئی خاص دیندار بھی نہ ہو اس کو کتنی ہمدردی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ یہ برداشت

نہیں کر سکتا نظارہ کہ صرف چار آدمی اُس کو اُٹھائے ہوئے ہوں۔ کیسے تعجب کی بات ہے کہ احمدی کہلا کر، حضرت (اقدس ....) کے ہاتھ پر تجدیدِ بیعت کر کے، یہ وعدے کر کے کہ ہم دین کو دُنیا پر مقدم رکھیں گے، یہ عہد و پیمان باندھ کر کہ ہم دوبارہ اسلام کی کشتی کو پار لگانے کے لئے اپنے سر دھڑ کی بازی لگا دیں گے۔ اپنے جسموں کو بھی غرق کرنا پڑا اس راہ میں تو غرق کر دیں گے تاکہ اسلام کی کشتی کامیابی اور کامرانی کے ساتھ پار ہو سکے"۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخلصین کی قربانیوں کو سراہتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"اس کے باوجود دیکھتے ہیں کہ جماعت کے چند آدمی اس بوجھ کو اُٹھا رہے ہیں جو لکھو کھا کیا، کروڑوں کا کام ہے کہ وہ اُٹھائیں۔ اور صرف چند آدمی ہیں جو اِس بوجھ کو اُٹھائے ہوئے ہیں اور کوئی احساس پیدا نہیں ہوتا، کوئی تکلیف نہیں ہوتی، کوئی انسانی ہمدردی کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا، کوئی احساسِ ندامت دل میں پیدا نہیں ہوتا کہ ہم بھی تو اسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم نے تو بھی وہی وعدے کئے تھے، ہم پر بھی تو احسان ہیں حضرت (اقدس ......) کے کہ دوبارہ اسلام کی حقیقی لذتوں سے آشنا کیا۔ اور بڑے آرام سے کھڑے اِس طرح نظارے کر رہے ہیں جیسے ڈوبتی کشتی کا کوئی ساحل سے نظارہ کر رہا ہو اور کوئی اُس کے دل میں خلش پیدا نہ ہو۔ ایسے بھی نظارے مَیں نے دیکھے۔ پھر ایسے نظارے بھی دیکھے اخلاص کے اور محبت کے کہ جب کوئی تحریک کرتے تھے تو وہ جن پر سب سے زیادہ بوجھ تھا سب سے زیادہ بڑھ کر اپنا جان و مال پیش کرتے تھے۔ اور بیقرار تھے کہ کسی طرح ہماری قربانیوں کو قبول کیا جائے۔ وہی ہیں اصل احمدیت کی رُوح، وہی ہیں جن کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں، وہی ہیں جن کی تمنائیں خدا کے حضور بپایۂ قبولیت جگہ پاتی ہیں۔

انہی کے بیٹے پر آج احمدیت کی کشتی جاری ہے۔ انہی کے سر پر یہ سفر قافلہ اختیار کر رہا ہے۔ اور وہ بہت تھوڑے ہیں۔ دوست مجھ سے پوچھتے تھے کہ بتاؤ ہم کیا پیش کریں۔ کس طرح پیش کریں اور کیا چاہیئے سلسلے کے لیئے۔ مَیں ان سے کہتا تھا کہ نہیں۔ بعض دفعہ مجلس شوریٰ میں گفتگو ہوئی تو بے قرار ہو کر لوگوں نے پوچھا کہ بتائیں ہم حاضر ہیں جو چاہتے ہیں دیں گے۔ اِس کے علاوہ اُنہوں نے بھی پیش کیا جن سے پوچھا بھی نہیں گیا تھا۔ ابھی امریکہ سے ہمارے ایک بھائی نے خط پیش کیا اور لکھا۔ جو کچھ میرا ہے سلسلے کا ہے ایک دمڑی بھی میری نہ سمجھیں آپ۔ مجھے فاقے بھی کرنے پڑے تو مَیں گزارہ کروں گا اور مَیں بڑی دیانتداری سے پیش کر رہا ہوں۔ کوئی دُوری نہیں، کوئی دُوئی نہیں۔ حساب سارا لکھ کر دیا کہ یہ میرا لین دین ہے یہ میری جائیداد ہے یہ اس کی VALUE ہے۔ آئندہ یہ امکانات ہیں۔ جس وقت جس لمحے مجھے کہا جائے گا سب کچھ چھوڑ دوں، مَیں سب کچھ چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔

تو حقیقت یہ ہے کہ مسجدوں کی بڑی ضرورت ہے، بہت سے مبلّغین کی بڑی ضرورت ہے۔ مگر مَیں ابھی کوئی

تحریک نہیں کروں گا"۔

سست گام افراد میں تیزی پیدا کرنے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کا وارث بننے کی اثر انگیز تلقین فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا :۔

"میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جب تک اپنے کمزور بھائیوں کو ساتھ ملنے کا موقع نہ دیا جائے ہم ابھی آگے نہیں بڑھیں گے ظلم ہوگا اُن پر جو محروم رہ جائیں اور قافلہ کہیں کا کہیں نکل جائے اُن کو چھوڑ کر۔ اس لیئے کچھ وقت ہمیں ان کو اپنے ساتھ ملانے کے لیئے دینا چاہیئے۔ ان کو سمجھانا چاہیئے پیار اور محبت سے۔ ان کو بتانا چاہیئے کہ کون سی نیکیاں ہیں، کون سی سعادتیں ہیں جن سے تم محروم چلے آ رہے ہو۔ جب تک یہ موقع مہیا نہ کیا جائے۔ اگر ہم چھوڑ کر آگے بڑھ جائیں گے تو خدا کا کام ہے وہ ضرور پورا ہوگا۔ یہ قافلہ تیز قدموں کے ساتھ آگے بڑھ جائے گا لیکن یہ اور ان کی اولادیں پھر دُنیا میں جذب ہو جائیں گی۔ ان کا کوئی سہارا نہیں رہے گا۔ اس لیئے انسانی ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ ان کو ساتھ شامل کیا جائے۔ یعنی وہ سارے جو آج اس خطبے میں شامل ہیں وہ اپنے اپنے ماحول میں جا کر اس بات کے مبلغ بنیں کہ جو کمزور ہیں، جو خدا کی راہ میں خرچ سے ڈر رہے ہیں اُن کو بتایا جائے کہ تم تو محروم ہو رہے ہو نیکیوں سے بھی محروم ہو رہے ہو اور خدا کے فضلوں سے بھی محروم ہو رہے ہو۔ اُس دُنیا سے بھی محروم ہو رہے ہو جس کے پیچھے تم پڑے ہوئے ہو۔ تمہارے روپوں میں برکت نہیں رہے گی۔ تم اپنی اولادوں کی خوشیوں کو نہیں دیکھ سکو گے۔ ان سے محروم کئے جاؤ گے۔ تمہاری آنکھوں کے سامنے تمہاری لذتیں نکل جائیں گی دلوں سے۔ اور ان کی جگہ غم اور فکر لے لیں گے۔ یہ تقدیر ہے اُن احمدیوں کے لئے جو احمدیت کو چھوڑ کر دُور جا رہے ہیں۔ یہی ہم نے دیکھا ہے۔ اور جو خدا کی راہ میں قربانی کرتے ہیں اللہ ان کی قربانی نہیں رکھا کرتا۔

کونسا قربانی کرنے والا آپ نے دیکھا ہے جس کی اولاد فاقے کر رہی ہو۔ حضرت (اقدس ....) کا خاندان دیکھیں خدا نے فضل کئے ہیں۔ مگر اُس وقت تک یہ فضل ہیں جب تک کوئی سمجھے کہ کس کی بناء پر ہیں۔ اگر کسی دماغ میں یہ کیڑا پڑ جائے کہ یہ میری کوشش ہے، میری چالاکی ہے، میرے ہاتھ کا کرتب ہے وہ بڑا بے وقوف ہوگا۔ یہ اُن چند روٹیوں کے طفیل مل رہا ہے جو حضرت (اقدس ....) نے خدا کی راہ میں قربان کی تھیں۔ ابھی نبوت بھی عطا نہیں ہوئی تھی کہ جو کچھ تھا خدا کو پیش کر بیٹھے۔ یہ اُسی کا صدقہ ہے جو کھایا جا رہا ہے۔ صرف وہی نہیں سینکڑوں احمدی خاندان ہیں جو اسی قسم کی قربانیوں کا پھل کھا رہے ہیں۔ جو اُن کے والدین یا اُن کے ماں باپ نے بڑے بڑے مشکل حالات میں گزارے کئے، جو میسّر تھا۔ جو کچھ بچا سکے خدا کے حضور پیش کر دیا اور آج اولادیں ہیں کہ پہچانی نہیں جاتیں۔ کہاں سے آئی تھیں کہاں چلی گئیں۔ ان کے

پیچھے رہنے والوں کو دیکھیں جو محروم تھے ان سب قربانیوں سے۔ اُن کی شکلیں اور ہیں، اُن کے ماحول اور ہیں، اُن کی عقلیں اور ہیں، اُن کے علم اور ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے والوں کی اولادوں کو خدا نے اتنی برکت دی مگر پہچاننے کی ضرورت ہے، احساس کی ضرورت ہے۔ جب تک یہ احساس زندہ رہے گا یہ قافلہ آگے بڑھتا رہے گا۔ اگر یہ احساس مٹ گیا اور ہم غلط فہمی میں مبتلا ہوگئے کہ یہ گویا ہماری ہوشیاریوں اور کوششوں کا نتیجہ ہے تو برکتیں چھینی جائیں گی۔ تو ڈرتے کس بات سے ہیں۔ خدا کی راہ میں دینے والے کبھی خالی نہیں رہے۔ رازق وہ ہے۔ وہ تو محبت اور پیار کے اظہار کے طور پر آپ کے دلوں کو پاک وصاف کرنے کے لئے آپ سے مانگتا ہے۔ اَللّٰہُ غَنِیٌّ وَّ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ قرآن کریم فرماتا ہے۔ اللہ تو غنی ہے اُسی نے تمہیں سب کچھ دیا۔ تم پیدا بھی نہیں ہوئے تھے کہ اُس نے تمہارے لئے سارے انتظام کر دیئے تھے۔ ساری کائنات کا مالک ہے اُس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اُسی کی رحمتوں اور برکتوں کے طفیل انسان رزق پاتا ہے اور رزق سے برکتیں حاصل کر سکتا ہے۔ ورنہ ایسے رزق والے بھی ہم نے دیکھے ہیں کہ دلوں میں جہنم لئے پھرتے ہیں۔ کوئی رزق اُن کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اس خدا سے تعلق جوڑنے کے بعد پھر مُنہ موڑنا یہ کہاں کی عقل ہے۔ یہ تو خودکشی ہے۔ اس لئے محبت اور پیار سے سمجھائیں۔ میں نے تو بار بار یہ اعلان کیا ہے کہ اگر کوئی شخص اتنا نہیں دے سکتا جو شرح کے مطابق ضروری ہے تو صاف کہے۔ اپنے حالات پیش کرے۔ چندہ عام ہے وہ خلیفۂ وقت معاف کر سکتا ہے اور میں کھلا وعدہ کرتا ہوں کہ جو وہ دیانتداری سے سمجھتا ہے کہ میں نہیں پورا اُتر سکتا میری شرح کم کر دی جائے۔ اس کی شرح کم کر دی جائے گی لیکن جھوٹ نہ بولیں خدا سے۔ یہ نہ ہو کہ خدا کروڑ دے رہا ہو اور آپ لاکھ کے اُوپر چندہ دے رہے ہوں اور بتا یہ رہے ہوں کہ یہی خدا نے دیا ہی لاکھ ہے۔ اللہ کوئی بھول جاتا ہے نعوذ باللہ من ذالک۔ کہ میں نے اس کو کیا دیا تھا اور اب یہ مجھے کیا واپس کر رہا ہے۔ جس نے دیا ہے وہ تو دلوں کے بھیدوں سے آشنا ہے۔ وہ مخفی ارادوں سے آشنا ہے۔ وہ اُن بنک بیلنسوں سے آگاہ ہے جن میں روپے جاتے ہیں اور غائب ہو جاتے ہیں اور تسلی نہیں پاتا انسان اور بڑھانا چاہتا ہے۔ تو جو ضرورتمند ہے اس کی ضرورتوں کی فکر کی جائے گی، اس کی ضرورت کا لحاظ کیا جائے گا اور اُس کو خوشی سے اجازت دی جائے گی۔ بلکہ ایسا ضرورتمند احمدی ہو جو چندہ نہیں دے سکتا، امداد کا مستحق ہے۔ جماعت کا کام ہے جہاں تک ممکن ہو سکے اس کی امداد کرے لیکن خدا سے جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس لئے ایک مہلت میں دیتا ہوں۔ اس خیال سے کہ ہمارے بھائی ضائع نہ ہوں۔ مجھے اس بات کی کوئی فکر نہیں ہے کہ خدا کے کام کیسے پورے ہوں گے۔ اگر میں یہ فکر کروں تو مشرک بن جاؤں۔ مجھے اس بات کی ہرگز فکر نہیں ہے کہ اگر کوئی احمدی ضائع ہو جائے تو اس کی جگہ اور کوئی

ملیں گے۔ ایک جائے گا تو خدا ہزاروں لاکھوں دے سکتا ہے اس کے بدلے اور دے گا۔ مجھے فکر یہ ہے کہ ایک بھی احمدی ضائع کیوں ہو۔ کیوں ہمارا بھائی ایک ایسے رستہ پر چل کر بھٹک جائے اور ہمارے سے ضائع ہو جائے۔ مجھے تو ان کی ذات کا غم ہے، اپنی جماعت کا غم تو کوئی نہیں۔ جماعت کا غم تو میرا خدا کرے گا اور وہی ہمیشہ کرتا چلا آیا ہے۔ جماعت کی ضرورتیں وہی پوری کرتا ہے، وہی پوری کرے گا۔ اس لئے جب تک ایک موقع دے کہ ہم اپنے بھائیوں کو ساتھ نہ ملا لیں، ایک آرڈر نہ پیدا ہو جائے نظام کے اندر سارے دوست دیانتداری اور تقویٰ کے ساتھ مالی قربانیوں میں کم سے کم معیار پر پورے نہ آ جائیں۔ اگر ہم آگے بڑھیں گے تو چند وہی لوگ جو سابقون الاولون ہیں وہی قربانیوں کا بوجھ اٹھاتے چلے جائیں اور لوگوں کو پتہ بھی نہیں لگے گا کہ چند آدمی ہیں صرف ساری جماعت میں۔ تو یہ دعا بھی کرنی چاہیئے اپنے ان بھائیوں کے لئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو سمجھ دے، عقل دے، قربانیوں کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ ہماری باتوں میں تو کوئی اثر نہیں جب تک خدا نہ دلوں کو بدلے کوئی نہیں بدل سکتا۔ تو ان کے لیئے دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں۔"

مسجد بشارت کی آبادی کے لیئے رقت آمیز دعاؤں کی ضرورت واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"جہاں تک اس مسجد کی آبادی کا تعلق ہے اب میں آخری بات آپ سے یہ کہنی چاہتا ہوں کہ جب سے میں سپین آیا ہوں ایک عجیب دل کی کیفیت ہے۔ خوشیاں تو بہت ہیں مگر جیسا کہ میں نے کہا تھا وہ خوشیاں غم میں ڈھلی ہوئی خوشیاں ہیں۔ یہ عجیب و غریب بات ہے۔ آنکھوں سے بہنے والی خوشیاں ہیں۔ میں سوچتا ہوں کہ مسجد تو ہم بنائیں گے اس کی آبادی کیسے ہو گی اتنی مدت ہو گئی سپین میں کام کرتے ہوئے۔ احمدی بھی ہوئے لیکن ابھی تک ہم اتنی تعداد میں احمدی نہیں بنا سکے کہ ایک احمدیہ جماعت اتنی مضبوط اور تعداد میں اتنی کثیر پیدا ہو جائے کہ وہ اپنے معاشرہ کی حفاظت کر سکے۔ معاشرہ کی حفاظت کے لیئے ایک معقول تعداد کا ہونا ضروری ہے۔ ورنہ اکیلا اکیلا احمدی اگر ہو تو وہ ماحول میں واپس جذب ہو جایا کرتا ہے۔ یہ قانون قدرت ہے جس کو آپ توڑ نہیں سکتے۔ اس لئے رفتار کا اتنا بڑھنا ضروری ہے کہ کم سے کم ضروری تعداد مہیا ہو جائے جو اقدار کی حفاظت کرتی ہے اور اس تعداد کی بناء پر آگے بڑھنے کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ انقلاب پیدا کرنے کے لئے بھی ایک کم سے کم مقدار کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ تو ہر دنیا کے آدمی کو پتہ ہے کہ ایٹم بم کو پھاڑنے کے لئے بھی کم سے کم ایک وزن کی ضرورت ہے اس سے کم ہو تو وہ طاقت ضائع ہوتی چلی جاتی ہے۔ وہ CHAIN SEACTION پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اُس CHAIN SEACTION کے لئے جتنی تعداد میں احمدیوں کی ضرورت ہے وہ ابھی تک ہمیں مہیا نہیں ہو سکی ___ کیسے ہو گی؟ اتنا شرک ہے، اتنا ماحول پر دنیا کا اثر ہے، دہریت گھر گھر میں داخل ہو رہی ہے سیاسی توجہات نے عقلوں کو اور ذہنوں کو غلط سمتوں میں مائل کیا ہوا ہے۔ معاشرے کی آزادیاں، دنیا کی لذتیں۔ یہ سارے

بُت چاروں طرف سے ان سوسائٹیوں کو گھیرے ہوئے ہیں تو بہت فکر پیدا ہوتی ہے کہ اے خدا اس مسجد کی آبادی کا تُو انتظام کر۔ مَیں تو یہی دعا کرتا رہا ہوں جہاں بھی گیا ہوں دیکھ کر ایسی بے بسی کا احساس ہُوا ہمیشہ۔ اور پھر مَیں نے عرض یہی کی کہ اے خدا اگر توفیق ہوتی تو مَیں سجدے کرتے ہوئے اِن راہوں پر چلتا۔ مَیں تیرے حضور خاک ہو کر مٹ جاتا یہاں۔ اے خدا تُو نمازی بخش، تُو عبادت کرنے والے عطا فرما کیونکہ خالی مسجدیں بنانا تو کوئی کام نہیں جب تک یہ مسجدیں خالص عبادت کرنے والوں سے نہ بھر جائیں۔ لیکن ہمارے اندر کوئی طاقت نہیں میرے ربّ!

آپ بھی یہ دُعائیں کریں جب تک یہاں ہیں سپین کی مٹی کو اپنے آنسوؤں سے تر کریں۔ اتنے آنسو بہائیں کہ خدا کی تقدیر کی رحمتیں بارش کی طرح برسنے لگیں اِس مُلک پر۔ ہر آنسو سے وہ رُوحیں پیدا ہوں جو اسلام کے لئے ایک انقلاب کا پیغام لے کر آئیں۔ ہر آنسو سے ابن عربی نکلیں، ہر آنسو سے ابن رُشد پیدا ہوں۔ آج ایک ابن عربی کا کام نہیں، آج تو قریہ قریہ بستی بستی میں ابن عربی کی ضرورت ہے۔

اِس لئے یہ کام نہ آپ کے بس میں ہے نہ میرے بس میں ہے۔ صرف ہمارے آقا، ہمارے ربّ کے بس میں ہے اور ہمارے بس میں صرف آنسو بہانا ہے۔ اور یہ ہمیں ضرور کرنا ہوگا۔ پُوری گریہ وزاری کے ساتھ، انتہائی عاجزی کے ساتھ اور انکساری کے ساتھ، رُوئیں خدا کے حضور اور جب قطرے ٹپکیں زمین پر تو دُعا کریں کہ اے خدا ان قطروں کو ضائع نہ ہونے دینا۔ ہر قطرے سے وہ رُوحانی وجود نکلیں جو سپین کی تقدیر کو بدل دیں۔ اِس سے زیادہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ ہم عاجز انسان ہیں۔ ہماری طاقت اور ہمارے بس میں ہے کیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے ۔"

خطبۂ ثانیہ کے دَوران حضور نے فرمایا:۔

"بعض دوستوں نے اِس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ جمعہ کے معاً بعد اجتماعی بیعت بھی ہو جائے۔ کیونکہ بہت سے ملکوں سے ایسے دوست تشریف لائے ہیں جن کو موقع نہیں ملتا عموماً مرکز میں حاضر ہونے کا۔ ان کی خواہش ہے کہ دستی بیعت یہاں ہو جائے۔ تو انشاء اللہ جمعہ کی نماز کے معاً بعد دستی بیعت ہوگی۔

ایک بات کی طرف خاص طور پر مَیں توجہ دلانی چاہتا تھا دُعا کے سلسلہ میں جو ذہن سے اُتر گئی۔ کہ دُعا کی قبولیت کے لئے ایک گُر جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے وہ آپ سب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ طبعاً تو یہی ہوتا ہے عموماً لیکن کانشسلی (CONSCIOUSLY) باشعور طور پر ہر احمدی کے ذہن میں یہ بات حاضر رہنی چاہیئے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دُعا میں

کی قبولیت کا ایک راز تمہیں بتاتا ہوں کہ پہلے خوب اپنے رب کی حمد کرو۔ اُس کی محبت کے گیت گاؤ اور پھر مجھ پر درُود بھیجو۔ اِس لیئے کہ آپؐ خدا کو سب سے زیادہ پیارے ہیں۔ اور یہی چیز ہے کہ جو فطرتاً بھی ہمیں نظر آتی ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جو ہوشیار فقیر ہیں وہ ماؤں سے بعض دفعہ ماؤں سے بھی بڑھ کر بچّوں کو دُعائیں دیتے ہیں۔ جانتے ہیں کہ یہ ایسی محبت ہے کہ بچّوں کی محبت کی وجہ سے مجبور ہو جائیں گی ہمیں کچھ ڈالنے کے لیئے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیسے عارف باللہ تھے۔ خوب جانتے تھے ان رازوں کو۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ دُعائیں قبول کروانا چاہتے ہو تو مجھ پر درُود بھیجا کرو ساتھ پہلے حمد کرو اللہ کی وہ اوّل ہے۔ پھر مجھ پر درُود بھیجو۔ پھر جو مانگو خدا قبول فرمائے گا۔ تو اِس طریق کو اختیار کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک بچّے کو جب یہ سمجھایا تو اس کے بعد وہ نماز پڑھنے کے بعد بیٹھا۔ اُس نے دُعائیں کیں۔ حمد کی۔ اور پھر درُود بھیجے۔ تو وہ خود روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے دیکھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا چہرہ تمتما اُٹھا۔ اور دیکھ کر پیار سے مجھے دیکھتے ہوئے فرمایا کہ بچّے! ٹھیک کر رہے ہو۔ ٹھیک کر رہے ہو۔ ٹھیک کر رہے ہو۔ یہی طریق ہے دُعاؤں کا۔ تو آپ بھی دُعاؤں میں یہ بات نہ بھولنا کہ حمد کے ساتھ ہی بے اختیار دل سے درد کے چشمے بھی پھوٹ پڑیں۔ تاکہ ناممکن ہو جائے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے لئے دُعاؤں کا ردّ کرنا"۔

مبلّغینِ سپین

۱۔ مکرم ملک محمد شریف صاحب گجراتی تبلیغ کا آغاز ۱۰ ۳/۴۶ کو کیا۔ سپین کی ملکی خانہ جنگی کے زمانہ میں سپین سے نکل کر اٹلی تشریف لے گئے۔

۲۔ مکرم کرم الٰہی صاحب ظفرؔ ۱۰ ۶/۴۶ سے لے کر آج تک وہیں مقیم ہیں۔

۳۔ مکرم محمد اسحاق صاحب ساقی ۱۰ ۶/۴۶ سے ۲ ۷/۵۰ تک سپین میں مقیم رہے۔

۴۔ مکرم اقبال احمد صاحب نجمؔ۔ دو بار سپین تشریف لے گئے۔ پہلی بار ۸ ۱/۵۶ سے ۳۰ ۴/۵۷ تک اور دوسری بار ۲۵ ۷/۸۱ سے ۱۱ ۳/۸۲ تک سپین میں رہے۔

۵۔ مکرم عبدالستار صاحب۔ دو بار سپین تشریف لے گئے۔ پہلی بار ۱۵ ۲/۵۶ سے ۹ ۳/۸۱ تک رہے اور دوسری بار ۲۸ ۲/۸۲ کو تشریف لے گئے۔ تاحال وہیں مقیم ہیں۔

۶۔ مکرم سیّد میر محمود احمد صاحب ناصرؔ ۱۷ ۸/۸۲ سے لے کر تاحال سپین میں فریضۂ تبلیغ میں مصروف ہیں۔

جانے والے ترے انداز بھلائیں تو بھلائیں کیسے!

دِل کا احوال سُنائیں تو سُنائیں کیسے
کیا گزرتی ہے بتائیں تو بتائیں کیسے

ہر کوئی اشک بہاتا ہوا آتا ہے نظر
داغِ دل ہم جو چھپائیں تو چھپائیں کیسے

رنج کے ہم تو ہیں خوگر مگر یہ صدمہ عظیم
صبر ہم خود کو سکھائیں تو سکھائیں کیسے

پرسہا برس جنہیں پیار کیا ہے ہم نے
یکلخت اُن کو بھلائیں تو بھلائیں کیسے

لفظ خاموش ہیں اشعار میں ڈھلتے ہی نہیں
وصف تیرے جو بتائیں تو بتائیں کیسے

پیار کے جلووں کا اظہار تری ذات میں تھا
اب جھلک تیری دکھائیں تو دکھائیں کیسے

کس قدر کٹھن تھی راہ اور ترا عزمِ صمیم
جانے والے ترے انداز نبھائیں تو نبھائیں کیسے

درد بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اشرفؔ دل میں
درد اب دِل سے ہٹائیں تو ہٹائیں کیسے

(محمد اشرف نوشاہی۔ کراچی)

تمام کا تمام اللہ تعالیٰ کی شان کا اظہار تھا

ہمارے پیارے آقا نے ساؤتھ آل (انگلستان) میں ۱۸ ستمبر ۱۹۸۲ء کو ایک تقریر فرمائی حضور کی تقریر سے قبل حضور کی خدمت میں ADDRESS OF WELCOME پیش کیا گیا۔ اُن کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ عام رسمی باتوں کے علاوہ، جماعت کی وہ خصوصیت جو امتیازی نشان رکھتی ہو سوائے سپین کے ذکر کے اور مجھے کوئی نظر نہیں آئی اس لئے میں سب سے پہلے سپین کے ذکر سے ہی جواب دینا شروع کرتا ہوں ــــ

اس موقع پر حضور نے سپین کے بارہ میں جن تاثرات کا اظہار فرمایا وہ ہدیۂ قارئین ہیں۔

(ادارہ)

"سپین کی مسجد کے افتتاح کے وقت اللہ تعالیٰ نے جو اپنی قدرت کا نظارہ دکھایا اس کا ہم کمزور انسانوں کی کوششوں یا ہمارے مقام سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی ہماری طاقت میں تھا کہ ہم دلوں پر اس طرح گہرے رنگ میں اثر انداز ہوتے کہ تمام سپین کی قوم اس جشن میں ہمارے شریک ہو جاتی اور انتہائی اعلیٰ اخلاق اور انکساری کے ساتھ اور مہمان نوازی کی ایسی اعلیٰ روایات کے ساتھ جو اسلام کی شایانِ شان ہے، وہ ہمارا استقبال کرتی اور ہر جگہ ہمیں خوش آمدید کہتی۔ یہ حقیقت میں ایک ایسا حیرت انگیز نظارہ تھا کہ ہماری روحیں سربسجود تھیں اور مسلسل اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے وقت گزرے۔ یہ انقلاب کیسے آیا کوئی اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ اہلِ یورپ جو سپین کے قریب ہیں اور سپین کے مزاج سے ہماری نسبت زیادہ آشنا ہیں اُن کے لئے بھی ایک لاینحل معمہ تھا۔ چنانچہ ڈاکٹر مسٹر عبدالسلام میڈسن جو ڈنمارک سے اس تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے اُنہوں نے بڑے تعجب سے بار بار اس امر کا اظہار کیا کہ ہم جو توقعات لے کر آئے تھے بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ جو خوف دل میں لیکے آئے تھے اُن خوفوں کو جھٹلا دیا گیا خدا کی طرف سے اور ایسے حیرت انگیز طریق پر کہ ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ان کا یہ بیان تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر توقع بھی تھی ہم دُعائیں بھی کرتے رہے لیکن جانتے تھے کہ سپینش قوم اٹلین قوم کی طرح بہت ہی متعصب کیتھولک ہے اور ان کی تاریخ

خطرے کا الارم بجا رہی تھی کہ نہ صرف یہ کہ کیتھالسزم کے خلاف سب سے زیادہ آرگنائزڈ جدوجہد، سب سے زیادہ خطرناک تحریک، جو آج دُنیا میں موجود ہے، وہ وہاں آکر قدم جمانے لگی۔ یعنی احمدیت۔ بلکہ اُن کے ذہن تاریخ کے اُس دَور کی طرف بھی منتقل ہو جائیں گے جس میں ایک لمبا عرصہ، ایک اتنا لمبا عرصہ کہ ایک، دو، تین نسلوں کی بات نہیں تھی بیسیوں نسلیں اِن کو مسلمانوں کی محکومی میں صرف کرنی پڑیں۔ چھ سَو اور سات سَو سال کا عرصہ کوئی معمولی عرصہ نہیں۔ اتنے لمبے عرصے کی حکومت کے بعد تو آزادی کے تصوّرات ہی مٹ جایا کرتے ہیں۔ اتنی لمبی حکومت کے بعد جب وہ آزاد ہوئے تو اُسی شدت سے عالم اسلام کی طرف سے وہ خبردار رہنا شروع ہوئے۔ اُسی نسبت کے ساتھ اُن کے خوف زیادہ گہرے، زیادہ گھنے، زیادہ گھناؤنے ہوگئے۔ اور یہ احتمالات ہمیشہ اُن کو پریشان کرتے رہے کہ کہیں اسلام دوبارہ اِسی مُلک میں داخل نہ ہو جائے۔ ایک انسان کی زندگی بھی اگر کچھ عرصہ غلامی میں گزرے تو آزادی کی باتیں بھول جایا کرتا ہے لیکن ایک قوم جو اتنا لمبا عرصہ غلام رہی اُس کے لئے اُس دَور کی بھیانک یاد یقیناً ایک بہت بڑا اور بہت خوفناک سایہ تھا جس نے صدیوں قوم کو، ان کے نزدیک، اپنے ظلمات کے نیچے رکھا۔

مجھے اِس ذکر سے یاد آیا کہ سب سے پہلے جب مَیں مالاگا تو سو دیکھنے گیا تو وہاں اُس وقت ایک چھوٹا سا شہر تھا جس میں ایک لارڈ، بہت بوڑھا لارڈ پیر بچھائے ملا۔ اُس کے بال بڑھے ہوئے تھے۔ اُس کے ناخن جانوروں کی طرح تھے۔ اُس کے چہرے پر انسانی تاثرات کا کوئی نشان نہیں ملتا تھا اور تحریر جو لکھی ہوئی تھی، مَیں نہیں جانتا کہ آج تک وہ ہے کہ نہیں کہ یہ وہ ڈیوک ہے جس کو کسی چارلس نے فرانس میں، اس دَور میں کہ جب مظالم اپنی انتہا کو پہنچے ہوئے تھے دس پندرہ سال کی عمر میں قید کیا اور جب یہ تقریباً پچھتر سال کا ہوا اس چھوٹے سے پنجرے نما اندھیرے میں چوہوں کیساتھ، جانوروں کیساتھ، کیڑوں مکوڑوں کیساتھ رہتے رہتے سارا عمر کا عرصہ گزر گیا تو باہر ایک اَور انقلاب آیا اور اُس وقت اِس کی آزادی کا پروانہ لکھا گیا۔ جب سپاہی آکر خوشخبری پہنچاتے ہوئے اس کو باہر لیجانے کیلئے پیغام دے رہے تھے تو بجائے خوشی کے اس کے چہرے پر انتہائی خوف طاری ہوگیا۔ اس قدر خوف تھا کہ وہ حیران ہوئے کہ اسے کیا ہوگیا ہے۔ اُس نے چیخیں ماریں۔ اُس نے کہا مَیں پاگل ہو جاؤں گا مجھے باہر نہ لے کے جاؤ۔ مجھے اِس جگہ کی عادت ہے۔ مَیں تمہاری دُنیا کی روشنی دیکھ نہیں سکتا۔ مجھے عادت ہے اِن چوہوں کی، جانوروں کی، اِن کیڑوں مکوڑوں کی۔ اور اِس قدر خوفناک واویلا اُس نے کیا کہ جب بادشاہ کو علم ہوا تو اُس نے اجازت دی کہ بقیہ زندگی کے دن بھی اسی قید خانے میں گزار دے۔

یہ صرف ایک انسانی زندگی کا دَور تھا، وہاں تو کئی نسلوں کے دَور تھے جو اُن کے نزدیک غلامی میں بسر ہوئے۔ اور اُس کے بھیانک سائے اُن کے تصوّرات میں سانپوں کی طرح لہرا رہے ہیں۔ یہ خیال لیکر مسٹر میڈسن

نے مجھے بتایا کہ ہم یہاں پہنچے تھے۔ الفاظ اُن کے نہیں تفصیل مَیں نے زیادہ تر پیش کی ہے لیکن مضمون یہی تھا۔ شدّتِ مضمون یہی تھی۔ چنانچہ کہتے ہیں جب ہم یہاں پہنچے تو ہم نے بالکل اَور نظارہ دیکھا۔ کیا بچّے، کیا عورتیں، کیا مرد، کیا جوان، کیا بوڑھے سارے راہوں میں بچھے پھرتے تھے۔ ایسا حیرت انگیز انقلاب تھا کہ عقل دنگ رہ گئی تھی۔ خوشی سے تالیاں بجاتے تھے دیکھ کر کہ یہ مسلمان آئے ہیں ہمیں ازسرِنَو زندہ کرنے کے لئے۔ حکومت کا تعاون کیا، حکومت کے باہر کیا تعاون، اور کیا پریس کا تعاون۔ کِس کِس کے قصّے بیان کئے جائیں کہ تمام کا تمام اللہ تعالیٰ کی شان کا اظہار تھا اور محض ایک معجزہ تھا احمدیت کے حق میں ظاہر ہونے والا اور مستقبل کے لئے ہمیں امید دلانے والا۔ ہمیں نئی جدّوجہد اور نئے ولولوں کے ساتھ۔ زیادہ محنت اور کوشش کے ساتھ۔ اسلام کی راہ میں قربانیوں کی طرف بُلانے والا معجزہ تھا۔ یہ وہ معجزہ تھا کہ محض خوشیوں کے شادیانے بجانے کا پیغام نہیں دیتا بلکہ خدا کی راہ میں آنسو بہانے کا پیغام دیتا ہے۔ جو خدا کی راہ میں خون کے آخری قطرے تک لُٹا دینے کا پیغام دینے والا معجزہ تھا۔ یہ وہ معجزہ تھا جس کے جواب میں، جس کے تشکّر کے اظہار میں ہم اور ہماری ساری نسلیں بھی فدا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا شکر نہیں کر سکتیں۔ جو نظارے مَیں نے خود دیکھے اُن کی تفصیل لمبی ہے مَیں اِس وقت اس میں نہیں جانا چاہتا۔

اعانت ماہنامہ "خالد"

ماہنامہ خالد کی اعانت کی غرض سے مندرجہ ذیل احباب نے مکرم عبدالمالک صاحب نمائندہ خالد و تشحیذ لاہور کے ذریعہ درج ذیل رقوم ارسال کی ہیں۔ قارئین سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار اور اخلاص میں برکت دے۔ (ادارہ)

۱۔ مکرم امتیاز بٹ صاحب (ماڈل ٹاؤن لاہور) = ۳۰۰/-

۲۔ مکرم خواجہ انعام اللہ صاحب (محمود ٹیلیویژن کمپنی لاہور) ۷۵/-

۳۔ مکرم نوابزادہ فرخ احمد صاحب لاہور ۲۱۰/-

تعاون

ماہنامہ خالد کی اِس خصوصی اشاعت کے لئے مکرم و محترم عطاء المجیب صاحب راشد، مکرم و محترم اقبال احمد صاحب نجم اور مکرم و محترم عبدالمالک صاحب نمائندہ خالد و تشحیذ لاہور نے ادارہ کے ساتھ تعاون فرمایا ہے فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں تیری

ہمارے محبوب آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پہلے غیر ملکی دَورہ کو ہمارے رب نے جس پیار بھری نظر سے قبول فرمایا ہے اس کا ایک ادنیٰ سا اظہار عالمی رائے عامہ میں ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات کے ذریعہ وسیع پیمانہ پر دَورہ کی اشاعت ہے۔ ادارہ خالد نے اس سے قبل اپنی ستمبر کی اشاعت میں حضور کے اِس بابرکت دَورہ کے بارہ میں یورپ کے چند اخبارات کے تاثرات شائع کیے تھے۔ اِس ماہ ہم سپین اور مغربی جرمنی کے بعض اخبارات کی رپورٹنگ ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں۔

ع گر قبول افتد زہے عزّ و شرف!

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دَورہ کے بارہ میں سپین کے بعض اخبارات کی رپورٹنگ

Hazrat Nirza, jefe supremo de Ahmadía

"El pueblo español ha abierto las puertas al Islam"

Hazrat Mirza Tahir Ahmad, jefe de la comunidad musulmana Ahmadía, llegó ayer a nuestra ciudad, dado que se encuentra en nuestro país para inaugurar el próximo viernes la Mezquita Basharat, en Pedro Abad, a 32 kilómetros de Córdoba, cuyo importe es de 25 millones

Texto: José L. Masegosa
Fotos: Juan Ferreras

"Mis últimas palabras quieren ser que el hombre se olvide de odiar al hombre", dijo ayer, en el hotel Alhambra Palace, Hazrat Mirza Tahir Ahmad, jefe supremo de la Comunidad Ahmadía del Islam, al finalizar un encuentro con los periodistas, poco después de su llegada a nuestra ciudad, procedente de Málaga.

Hazrat Mirza Tahir Ahmad, es el IV Imán Supremo de la comunidad Ahmadía, reside en Rabwah (Pakistán), fue elegido como tal por la comunidad el diez de junio pasado, tras el fallecimiento de su antecesor, Hazrat Mirza Ahmad, quien colocó la primera piedra de la Mezquita Bashrat de Pedro Abad, en Córdoba, que será inaugurada el próximo viernes, día diez, por este Imán.

Una plataforma de convergencia

La Comunidad Ahmadía fue fundada por Hazrat Ahmad de Qadian (India), en 1.889, quien proclamó bajo revelación divina, ser el Mesías prometido de nuestro tiempo.

Para el Imán Hazrat Mirza Tahir Ahmad: "Nuestra comunidad se diferencia de otras en que estas esperan la llegada del Salvador al mundo y la nuestra cree que Este ya ha venido y por tanto, los cristianos como los musulmanes coincidimos en ello, aunque para nosotros ha venido en una persona que ha asumido sus funciones. La Ahmadía es una plataforma en la que todas las comunidades religiosas pueden converger".

La construcción de la Mezquita Basharat de Pedro Abad, se encuentra situada a treinta y dos kilómetros de Córdoba ya la primera piedra para su construcción fue colocada por Azrat Mirza Ahmad, el nueve de octubre de 1.980.

En cuanto a la actitud de las autoridades españolas respecto a la comunidad, el jefe supremo de la comunidad Ahmadía señaló: "Todas las autoridades españolas han colaborado en la construcción de la Mezquita y en la celebración de los actos de inauguración, excepto el embajador español en Pakistán, que no ha concedido los visados para los mil ahmadíes que querían venir y quienes me han enviado telegramas. Los ahmadíes de todo el mundo han encontrado facilidades para venir a Córdoba. La política del Gobierno español nos ha favorecido en este sentido".

Una gran satisfacción

Acerca de las relaciones entre la comunidad Ahmadía y la Iglesia Católica, el Imán expresó: "Respetamos

Hazrat Mjrza Ahmad: "Es una gran satisfacción inaugurar la Mezquita Basharat"

nuestra actitud es más amplia que la de los católicos, puesto que nuestro concepto del Cristianismo no está distorsionado, en tanto. que en los católicos sí lo está".

En relación a cuál es la actitud de la comunidad Ahmadía respecto a otras comunidades, Hazrat Mirza manifestó: "Nosotros tenemos un gran respeto por las demás comunidades y el mensaje que se da a todas ellas es buscar una conexión, mientras haya amor y no perjuicio".

Para el Imán, "se ha elegido Córdoba para la construcción de la Mezquita porque mi antecesor visitó España y encontró a gente muy hospitalaria, abierta y cariñosa, lo cual es necesario para dar amor y cariño. Al inaugurar esta Mezquita nuestros sentimientos son de gran alegría y satisfacción porque se han dado en España circunstancias en las que se había creado un clima de cerrazón al Islam. Esta inauguración significa que el pueblo español ha abierto las puertas al Islam, y ello es motivo de satisfacción. Una muestra de esos sentimientos es que están llegando ahmadíes de todos los pueblos".

Un premio Nobel y un ministro

El acto de inauguración va a consistir en una oración el viernes, "pues este día tiene un gran significado espiritual", un sermón pronunciado por el Imán, descanso, y a las siete la ceremonia oficial de la inauguración con una recitación del Corán y discursos, uno de ellos lo pronunciará el miembro más antiguo de Ahmadía, "que ha visto al Mesías". Además asistirán al acto el premio Nobel de Física de 1.980, que es miembro de esta comunidad. También estará presente el ex-presidente de la ONU, el ministro de Asuntos Exteriores pakistaní, así como representantes de Ahmadía en cada continente y diplomáticos.

"La última parte la expondré yo -matizó Hazrat Mirza- y espero que la gente se dé cuenta de la verdad de nuestro mensaje".

Aspecto social

En cuanto a la situación del Islam en Andalucía, el Imán Hazrat Mirza precisó: "Nosotros nos diferenciamos del resto de las comunidades, como los sufíes, de los que tengo conocimiento que se están implantando aquí, en que creemos que para hacer una revolución espiritual no es necesario apartarse del mundo como hacen ellos, hay que ofrecer una filosofía".

Hazrat Mirza, que permanecerá algún tiempo en nuestro país, ya que van a celebrar una reunión para estudiar los problemas de la comunidad, dijo que no podía hablar de la situación de Pakistán como representante político, ya que él es religioso.

Preguntado si la comunidad Ahmadía tiene previsto un programa de expansión en Andalucía, su jefe supremo declaró que: "Mucho antes de que nosotros llegáramos a España, ya existían mezquitas. Estamos aquí porque se trata de estar en todas partes. Desde la perspectiva cristiana es difícil entender esto. Nosotros estamos convencidos de que Cristo ha venido y nuestro objetivo es llegar a todo el mundo con nuestro mensaje. Además, el hecho de estar en Andalucía tiene un aspecto peculiar, ya que los musulmanes estuvieron aquí durante tantos años y la Historia se ha escrito por los historiadores cristianos por lo que nos sentimos doblemente responsables hasta que no aclaremos la situación respecto a Andalucía".

"حضرت مرزا (طاہر احمد) احمدیہ جماعت کے سربراہ"

"سپینش قوم نے اپنے دروازوں کو اسلام کے لئے کھول دیا"

"حضرت مرزا طاہر احمد جو مسلم جماعت احمدیہ کے سربراہ ہیں کل ہمارے شہر میں تشریف لائے۔ آپ ہمارے ملک میں اسلئے تشریف لائے ہیں تا آئندہ جمعہ کو مسجد بشارت کا پیدرو آباد میں افتتاح فرمائیں جو قرطبہ سے ۳۲ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اور جس پر ۲۵ ملین پسیٹہ خرچ آئے ہیں ——!!

"DIARIO DE GRANADA" [illegible] نے اپنی ۷ ستمبر کی اشاعت کے صفحہ پر حضور کے دورہ سپین کے بارہ

"میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انسان انسان سے نفرت کرنا بھول جائے"۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو کہ ہوٹل الحمرا پیلس میں مسلم جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے پریس نمائندگان کے ساتھ اپنی ملاقات کے دوران فرمائے۔ آپ مالاگا سے ہمارے شہر میں تشریف لائے تھے۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جماعت احمدیہ کے چوتھے امام (خلیفہ) ہیں۔ ربوہ پاکستان میں رہتے ہیں۔ دس جون کو جماعت احمدیہ نے آپ کو اپنا سربراہ منتخب کیا۔ آپ سے پہلے امام حضرت مرزا احمد (مرزا ناصر احمد) تھے جنہوں نے مسجد بشارت پیدرو آباد (قرطبہ) کا سنگِ بنیاد رکھا تھا جس کا دس تاریخ بروز جمعہ موجودہ امام (خلیفہ) افتتاح فرمائیں گے۔

قدرِ مشترک (COMMON PLATFORM)

جماعت احمدیہ حضرت احمد آف قادیان کے ذریعہ ۱۸۸۹ء میں قائم کی گئی۔ جنہوں نے آسمانی الہامات کی روشنی میں اس زمانے کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ حضرت امام جماعتِ احمدیہ مرزا طاہر احمد صاحب کے کہنے کے مطابق "ہماری جماعت دوسروں سے اس بات میں مختلف ہے کہ وہ دُنیا کے ایک نجات دہندہ کا انتظار کر رہے ہیں اور ہماری جماعت یہ یقین رکھتی ہے کہ وہ نجات دہندہ آ گیا ہے۔ اس لحاظ سے عیسائی اور مسلمان آپس میں اس عقیدہ میں ایک دوسرے سے بہت ملتے ہیں۔ اگرچہ ہمارے نزدیک اس نجات دہندہ کی آمد ایک وجود کی صورت میں پوری ہو گئی۔ اس لحاظ سے جماعتِ احمدیہ ایک ایسا کامن پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے جس پر تمام مذہبی جماعتیں اکٹھی ہو سکتی ہیں۔"

مسجد بشارت پیدرو آباد، جو قرطبہ سے ۳۲ کلو میٹر کے فاصلہ پر تعمیر ہوئی ہے اس کا سنگِ بنیاد حضرت مرزا احمد (مرزا ناصر احمد صاحب) نے ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو رکھا تھا۔ جہاں تک ہسپانوی حکام کا تعلق ہے انہوں نے جو سلوک جماعتِ احمدیہ کے ساتھ کیا اس کے بارہ میں جماعت احمدیہ کے سربراہ نے فرمایا ــــ "تمام سپینش حکام نے مسجد کی تعمیر اور اس کے افتتاح کی تقریبات کے لئے بھرپور تعاون کیا ہے سوائے پاکستان میں ہسپانوی سفیر کے جنہوں نے ایک ہزار احمدیوں کو ویزا مہیا نہیں کیا جو کہ اس تقریب میں شامل ہونا چاہتے تھے۔ ان احباب نے مجھے تاروں کے ذریعہ مطلع کیا ہے۔ جبکہ تمام دُنیا کے دیگر احمدیوں کو قرطبہ میں آنے کے لئے ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی گئیں۔ اس لحاظ سے ہسپانوی حکومت کی سیاسی حکمتِ عملی ہمارے لئے فائدہ مند رہی۔"

ایک بڑا ہی باعثِ اطمینان امر

جماعت احمدیہ اور کیتھولک چرچ کے تعلقات کے بارہ میں استفسار پر امام جماعت احمدیہ نے اپنے خیالات کا یوں اظہار فرمایا:

"ہم پوپ کی ایک مذہبی لیڈر کی حیثیت سے بڑی تعظیم کرتے ہیں۔ ہماری ذمہ داریاں کیتھولک چرچ کی نسبت بہت وسیع ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے عقائد عیسائیت کی طرح اتنے مسخ شدہ نہیں ہیں جبکہ کیتھولک چرچ کے عقائد تو بہت ہی زیادہ مسخ ہو چکے ہیں۔"

دوسرے مذاہب کے ساتھ جماعت احمدیہ کے تعلقات کے بارہ میں سوال پر حضرت صاحب نے اس بات کا اظہار فرمایا:-

"ہم دوسرے مذاہب کے لئے بہت احترام کے جذبات رکھتے ہیں۔ اور میں سب کو یہ پیغام دیتا ہوں کہ وہ آپس میں ایک قدر مشترک تلاش کریں۔ جس کی بنیاد محبت پر ہو نہ کہ ظلم و تعدی پر۔"

امام جماعت احمدیہ نے یہ بھی فرمایا کہ:-

"میرے پیشرو امام جماعت جو کہ سپین میں تشریف لائے تھے، نے قرطبہ کے لوگوں کو بہت مہمان نواز اور محبت کرنے والے اور کشادہ دل پایا۔ اور یہی چیزیں ضروری ہیں محبت اور الفت کے لئے، جو کہ ہمارا مذہب پیش کرتا ہے۔ اسی وجہ سے انہوں نے اس شہر میں مسجد کی تعمیر کو پسند فرمایا ہے۔

مسجد کے افتتاح کے موقع پر ہم جذبات مسرت سے لبریز ہیں اور ہمارا دل مطمئن ہے کیونکہ اس طرح سے ہمیں سپین میں ایسے مواقع ملیں گے جن کے ذریعہ سے اسلام کو متعارف کرایا جائے گا۔ جبکہ پہلے اسلام کے لئے ایسی فضا موجود نہیں تھی۔

اس افتتاح کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ سپینش قوم نے اسلام کے لئے اپنے دروازے وا کر دیئے ہیں اور یہی چیز ہمارے لئے بہت اطمینان کا موجب ہوئی ہے۔ انہی جذبات کی وجہ سے تمام اطراف سے احمدی اس موقعہ پر یہاں پہنچ رہے ہیں۔"

ایک وزیر اور ایک نوبل انعام یافتہ

افتتاح کی تقریب میں سب سے پہلے جمعہ کی نماز ہوگی (کیونکہ روحانی طور پر یہ دن اپنے اندر بہت تاثیر رکھتا ہے۔) اس میں امام جماعت احمدیہ ایک خطبہ ارشاد فرمائیں گے۔ پھر تھوڑا سا وقفہ ہوگا۔ اور سات بجے افتتاح کی باضابطہ تقریب ہوگی۔ جس میں تلاوت قرآن پاک ہوگی۔ اس کے بعد کچھ تقاریر ہوں گی۔ ان تقاریر میں ایک تقریر جماعت احمدیہ کے ایک بہت ہی قدیم ممبر کی ہوگی۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو دیکھا تھا۔ اور جو کہ U.N.O. کے صدر اور پاکستان کے وزیر خارجہ بھی رہ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ۱۹۸۰ء کے نوبل انعام یافتہ، جو اس جماعت کے ممبر ہیں، بھی کچھ فرمائیں گے۔ اسی طرح دنیا کے مختلف علاقوں کی جماعت ہائے احمدیہ کے ممبران اور سپینش اکابرین بھی اس میں شامل ہوں گے۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے افتتاحی تقریب کے پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آخر میں مَیں اپنے خیالات کا اظہار کروں گا۔ اور مَیں یہ امید رکھتا ہوں کہ لوگ میرے پیغام کی صداقت کو محسوس کریں گے۔

سماجی اور معاشرتی پہلو

اندلس میں اسلام کی حالت سے متعلق امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمایا:۔

"ہم تمام دوسری جماعتوں سے مختلف ہیں۔ جیسے کہ مثلاً صوفی ہیں۔ (جن کے بارہ میں مجھے علم ہوا کہ وہ یہاں پر (غرناطہ میں) مقیم ہیں)۔ ہم رُوحانی انقلاب پر یقین رکھتے ہیں اور اس کے لئے دُنیا سے الگ تھلگ ہونے کی ضرورت نہیں سمجھتے جیسا کہ صوفیوں کا عمل ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ایک فلسفہ دوسروں کے سامنے پیش کریں"۔ حضرت مرزا (طاہر احمد صاحب) جو کہ یہاں ہمارے مُلک میں کچھ عرصہ قیام فرمائیں گے۔ اس دَوران سپین میں جماعت احمدیہ کے مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے ایک مجلس شوریٰ بُلائیں گے۔

پاکستان کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا: "مَیں پاکستان کے سیاسی حالات کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا کیونکہ مَیں ایک مذہبی لیڈر ہوں نہ کہ سیاسی"۔

سوال کیا گیا کہ جماعت احمدیہ سارے اندلس میں اپنے نفوذ کے لئے کیا کوئی پروگرام رکھتی ہے؟

آپ نے فرمایا:۔

"سپین میں آنے سے پہلے بھی یہاں مساجد پائی جاتی تھیں۔ دوسرا جماعت احمدیہ کا نفوذ تمام دنیا میں ہو رہا ہے۔ اسی نسبت سے ہم سپین میں بھی پہنچ گئے ہیں عیسائی نقطۂ نظر سے شاید اس بات کو سمجھنا مشکل ہو"۔

"ہمیں اس بات کا پورا یقین ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی آمد ہوگئی اور ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس اطلاع اور ان کے پیغام کو ساری دُنیا میں پہنچائیں"۔

اندلس میں آنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہاں پر ایک لمبے عرصہ تک مسلمان رہے، اس زمانہ کی تاریخ کو اُن عیسائی مؤرخین نے لکھا، جنہوں نے تاریخ کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ اس لحاظ سے ہماری دُہری ذمہ داری ہے کہ ہم اہلِ اندلس کو حقیقت سے آگاہ کریں"۔

Director:
Antonio Checa Godoy
Redacción y Administración:
Virgen de Montserrat, 20
(Alminares del Genil)
Teléfonos:
22-54-36 ● 22-54-93
22-54-95 ● 22-55-19
Depósito Legal: GR 59—1.982

DIARIO DE
GRANADA

Edita: Andal...
de Información, S. A.
Publicidad: 22356 71
Carrera del Genil, 9 1.°
Distribución: Virgen
de Montserrat, 20, bajo.
Año I - Número 12
Martes, 7 de Septiembre de 1982
30 Pesetas

"ایک مسلمان امام غرناطہ میں"

روزنامہ "DIARIO DE GRANADA" نے اپنی ۷ ستمبر ۱۹۸۲ء
کی اشاعت کے پہلے صفحہ پر حضور کی تصویر کے نیچے یہ خبر دی :۔

"حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جو جماعت احمدیہ کے مذہبی لیڈر ہیں
کل غرناطہ میں تشریف لائے۔ اُن کی یہ آمد غیر سرکاری طور پر ہے۔ آپ آج رات قرطبہ
کیلئے روانہ ہو جائیں گے جہاں وہ پیدرو آباد میں آئندہ جمعہ کو مسجد بشارت کا افتتاح
فرمائیں گے۔ پیدرو آباد قرطبہ سے ۳۲ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ آپ کے ساتھ جماعت
احمدیہ کے (لوکل امام) کرم الٰہی صاحب ظفر بھی ہیں۔ یہاں آپ کا ایک پریس انٹرویو بھی ہوا جس کے
دوران آپ نے اس بات کا اظہار فرمایا کہ مسجد کا افتتاح ہماری خوشی اور جذبات میں اضافہ کرتا ہے اور
ہمارے اطمینان کا موجب ہے کیونکہ اس طرح سے سپینش قوم نے اسلام کیلئے اپنے دروازے کھول دیئے ہیں۔"

Jefe musulmán en Granada

Hazrat Mirza Tahir Ahmad, jefe religioso de la comunidad Ahmadía, llegó ayer a Granada, en visita privada y partirá esta noche hacia Córdoba, donde inaugurará el próximo viernes la Mezquita Basharat, de Pedro Abad, a unos treinta y dos kilómetros de la ciudad cordobesa.

Acompañado del tercer Imán de la comunidad, Karam Ilahi Zafar, el jefe supremo espiritual de esta comunidad mantuvo una entrevista con los periodistas, en el transcurso de la cual manifestó que "la inauguración de la Mezquita significa para nosotros un sentimiento de satisfacción y alegría porque ello expresa que el pueblo español ha abierto las puertas al Islam."

"مسلم مذہبی لیڈر قرطبہ کے پیدرو آباد میں ایک مسجد کا افتتاح کریں گے"

"حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے غرناطہ اور اندلس کے دوسرے اضلاع کا دورہ فرمایا"

اخبار "DIARIO DE GRANADA" "ڈیلی غرناطہ" نے اپنی ۷ ستمبر کی اشاعت میں "اندلس ریجن" کی
خبروں کے صفحہ میں مالاگا ایئرپورٹ پر حضور کے استقبال کی فوٹو کے ساتھ یہ خبر شائع کی :۔

"مالاگا۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد کل مالاگا پہنچ گئے۔ ۱۰ تاریخ کو قرطبہ کے
مضافات میں پیدرو آباد کے مقام پر مسجد بشارت کا افتتاح فرمانے سے قبل آپ اندلس کے بہت سے
شہروں کا دورہ فرمائیں گے۔

جماعت احمدیہ کے نقطہ نظر سے آپ مسیح موعود کے جانشین ہیں۔ مالاگا میں اپنے ساتھیوں کے
ہمراہ تشریف لائے ہیں۔ یہاں کی جماعت کے ممبران اور دیگر (غیر ملکی احمدی) جماعتوں کے ممبران نے آپ کا استقبال کیا۔
آپ نے ایک ملاقات کے دوران فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے ممبران کی تعداد ایک کروڑ سے زائد
ہے جن میں سے ایک اکثریت پاکستان میں رہتی ہے۔ آپ نے مسجد بشارت جو کہ قرطبہ کے مضافات میں
تعمیر کی گئی ہے کے بارہ میں فرمایا : اس پر ۲۵ ملین پسیتہ خرچ آیا ہے ۔ جو کہ جماعت احمدیہ کے ممبران
خاص طور پر برطانیہ کے ممبران نے مہیا کیا ہے۔"

Jefe religioso árabe inaugurará la mezquita cordobesa de Pedro Abad

Hazrat Mirza Tahir visita Granada y otras provincias andaluzas

El líder árabe es saludado por su correligionarios en el aeropuerto de Málaga

Málaga.- El jefe supremo de la comunidad religiosa de Ahmadía, Hazart Mirza Tahir Ahmad llegó ayer a Málaga procedente de Madrid para efectuar una gira por varias ciudades andaluzas antes de inaugurar el próximo día 10 en la localidad cordobesa de Pedro Abad la recién construida mezquita Basharat.

El considerado por la comunidad Ahmadía como el cuarto sucesor del Mesías prometido llegó a Málaga acompañado por los miembros de su séquito y fue recibido por mandatarios y miembros de su comunidad en España.

En la citada reunión con los informadores Hazrat Mirza Tahir Ahmad afirmó que la comunidad cuenta en estos momentos con casi diez millones de fieles entre los que los pakistanies son la mayoría.

Sobre la mezquita construida en Córdoba dijo que su costo ha sido de unos 25 millones de pesetas, obtenidos mediante aportaciones de los miembros de la comunidad en particular por los residentes en Gran Bretaña.

GRANADA

IDEAL · Pág. 13 — 8 - 9 - 82

El jefe supremo de «Ahmadía» visitó la Alhambra y el Generalife

El próximo viernes inaugurará la mezquita «Basharat» construida en Pedro Abad (Córdoba)

FOTO MIGUEL SANGÜESA

El Jefe Supremo de la Comunidad Ahmadía, Hazrat Mirza, junto al delegado en España, Karam Ilahi, firmando en el libro de autoridades de la Alhambra

El jefe supremo de la Comunidad Ahmadía, Hazrat Mirza Tahir Ahmad, dedicó la mañana de ayer a visitar la Alhambra y el Generalife, en compañía de su esposa y de todos los miembros de la comunidad que se encuentran con él en Granada.

Durante la visita, que comenzó a las diez de la mañana y se prolongó hasta el medio día, el jefe supremo de Ahmadía fue saludado por el director de la Alhambra y, una vez que llegó al Palacio de Carlos V, pasó al salón de autoridades, donde firmó en el libro de honor. Allí mismo expresó que, para él, era "un día de gran alegría y tristeza a la vez; alegría al contemplar el maravilloso aspecto de esta arquitectura, y tristeza al ver los mensajes escritos sobre las paredes de la Alhambra". Precisamente plasmó en el libro de honor una de estas frases que le causó una profunda impresión: "Todas las victorias acaban y se tornan en ruinas, pero la de Dios es la que permanece".

Preguntado sobre su impresión acerca de esta visita, el Imán confesó su emoción al encontrarse en el mismo lugar que fue centro de la cultura islámica durante ocho siglos y contemplar directamente la belleza de una arquitectura que no se ha desvanecido. A lo largo de toda la visita, Hazrat Mirza prestó una gran atención a todas las explicaciones del guía que le acompañaba y no dejó pasar el más mínimo detalle.

Como informábamos ayer, el jefe supremo de la Comunidad Ahmadía presidirá el próximo viernes la inauguración de la mezquita "Basharat" que esta secta religiosa ha construido en Pedro Abad (Córdoba), a cuyo acto asistirán seguidores y autoridades de todo el mundo.

Amina NASSER

۲ امام جماعتِ احمدیہ نے الحمرا اور جنت اللطیف کی سیر کی

IDEAL · Pág. 16 — 7 - 9 - 82

JEFE SUPREMO DE LA COMUNIDAD AHMADIA

Ayer llegó a Granada Hazrat Mirza Tahir Ahmad

El próximo viernes asistirá a la inauguración de la mezquita que su comunidad ha construido en Pedro Abad (Córdoba)

FOTO GRANA

Hazrat Mirza afirmó que su comunidad no pretende instalarse ni expansionarse por Andalucía

A las nueve y media de la noche pasada llegó a Granada, rodeado de grandes medidas de seguridad, Hazrat Mirza Tahir Ahmad, actual jefe supremo de la Comunidad Ahhmadía.

En el Hotel Alhambra Palace, concedió una rueda de Prensa en la que explicó los objetivos de su visita a España y de la comunidad religiosa que preside.

A su llegada al hotel, acompañado por un amplio séquito, en el que destacaban numerosas mujeres completamente vestidas de negro, fue acompañado por miembros de los servicios de Seguridad Ciudadana, hacia sus habitaciones, donde recibió a los periodistas.

El motivo central de su visita es la inauguración, el próximo día diez, de la mezquita Basharat que la comunidad ha construido en Pedro Abad (Córdoba), por un importe aproximado de unos veinte millones de pesetas que, en su mayor parte, han sido aportados por los miembros de la comunidad de Londres.

Con respecto a los ingresos económicos de su comunidad, Hazrat Mirza explicó que todos sus miembros tienen la obligación de donar la dieciseisava parte de sus ingresos, además del diez por ciento de todas sus posesiones, al morir.

Con respecto a las autoridades españolas dijo que se han portado con ellos correctamente en todo momento, excepto el embajador de España en Pakistán, que denegó los visados para que se trasladasen al acto del próximo viernes, a unos mil pakistaníes.

Asimismo afirmó que el motivo de haber construido esta mezquita en Córdoba no es otro que el haber encontrado en esta zona de Andalucía hospitalidad y mentalidades abiertas, además de ser una tierra en la que el Islam estuvo instalado durante ocho siglos. Más adelante dijo que su comunidad no pretendía instalarse ni expansionarse por Andalucía y prueba de ello es que ya, anteriormente, se habían construido mezquitas por muchas otras ciudades del mundo, ya que su "movimiento" es de carácter universal.

A la inauguración de la mezquita de Pedro Abad, en Córdoba, está prevista la asistencia de numerosos "fieles" que llegan de todos los rincones del mundo y entre los que se encuentran autoridades del mundo de la política, la cultura y la ciencia.

Preguntado sobre si esta inauguración tenía algo que ver, por lo que respecta al momento elegido, con la próxima visita del Papa, respondió que "era totalmente casual, pues la primera piedra fue puesta hace dos años y el ritmo de las obras ha permitido que este templo pueda abrir sus puertas ahora". Más adelante añadió que la Comunidad pretende mantener lazos de buenas relaciones con la comunidad cristiana y con el resto de las religiones, y que estas relaciones deben tender hacia la amistad y la unión de todos los hombres.

"Después de una larga noche de prohibiciones —dijo—, se contempla la aurora de la libertad de conciencia y religión en España. El actual Gobierno permite la libre expresión de conciencia religiosa. Este amanecer de libertad y democracia que ha traído un mensaje de alegría y júbilo al pueblo español, ha supuesto a su vez un respiro de libertad para las actividades de la Comunidad en España, tanto tiempo encadenadas".

Con respecto a la finalidad de esta comunidad, Hazrat Mirza explicó que "el objetivo de su fundación es conseguir un grupo de hombres bondadosos que sean modelo de rectitud y de virtudes, para que un cuantioso número de estas personas virtuosas ejerzan su influencia sobre la humanidad con sus vidas ejemplares de altas cualidades morales y espirituales y su solidaridad sea motivo de gran bendición, grandeza y consecuencias positivas para el Islam".

El actual Jefe Supremo Espiritual, Hazrat Mirza Tahir Ahmad, IV sucesor del "Mesías Prometido", fue elegido por la Comunidad el día 10 de junio de 1982 tras el fallecimiento de su antecesor, Hazrat Mirza Ahmad, quien vino a España para colocar la primera piedra de la Mezquita Basharat en octubre de 1980.

Amina NASSER

① "جماعتِ احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد کل غرناطہ پہنچے"

"آئندہ جمعہ کو پیدرو آباد قرطبہ میں اس جماعت کی تعمیر ہونے والی مسجد کا افتتاح فرمائیں گے۔"

ا۔ "جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد کل غرناطہ پہنچے"۔

"آئندہ جمعہ کو پیدرو آباد قرطبہ میں اس جماعت کی تعمیر ہونے والی مسجد کا افتتاح فرمائیں گے"

اخبار "IDEAL" (صفحہ ۱۶) غرناطہ اپنی ۷ ستمبر ۱۹۸۲ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:۔

"گزشتہ رات ساڑھے نو بجے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب، حفاظتی انتظامات میں گھرے ہوئے تشریف لائے۔ آپ جماعت احمدیہ کے موجودہ سربراہ ہیں۔ ہوٹل الحمرا پیلیس میں آپ نے ایک پریس کانفرنس بلائی۔ جس میں آپ نے اپنی سپین میں آمد اور مذہبی جماعت احمدیہ کے متعلق معلومات فراہم کیں۔

آپ ہوٹل میں پہنچے۔ آپ کے ساتھ ایک بڑا گروپ (قافلہ) تھا جس میں مستورات بھی تھیں جو باپردہ تھیں۔ ان کے ہمراہ اس شہر کے سیکورٹی کے منتظمین بھی تھے جو کہ آپ کے اس کمرے تک پھیلے ہوئے تھے جہاں پر کہ آپ نے پریس کانفرنس بلائی ہوئی تھی۔ آپ کی آمد کی سب سے بڑی وجہ ۱۰ تاریخ کو مسجد بشارت کا افتتاح ہے۔ جو کہ جماعت احمدیہ نے پیدرو آباد قرطبہ میں تعمیر کی ہے۔ جس پر تقریباً ۲۰ ملین پسیتہ خرچ آئے ہیں۔ جو کہ لنڈن کی جماعت (احمدیہ) نے مہیا کئے ہیں۔ معاشی اخراجات کے متعلق (حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے) بتایا کہ جماعت کے تمام ممبر اپنی آمد کا سولھواں حصہ اور کچھ دسواں حصہ چندہ دیتے ہیں۔

ہسپانوی حکام کے بارہ میں آپ نے بتایا کہ انہوں نے ہر طرح سے ہمارا خیال رکھا ہے سوائے پاکستان میں سپین کے سفیر کے جنہوں نے اس افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے ایک ہزار پاکستانی احمدیوں کو ویزا مہیا نہیں کیا۔ قرطبہ میں مسجد بنانے کی وجہ اس کے علاوہ اور کوئی نہیں کہ اندلس کے لوگ مہمان نواز اور کھلی طبیعت کے مالک ہیں اور وہاں پر مسلمان صدیوں تک رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ خاص طور پر اندلس میں ہی نفوذ اور INSTALMENT نہیں کر رہی بلکہ ہماری مسجدیں دنیا کے تمام ممالک میں بنی ہوئی ہیں۔ اور ہماری تحریک عالمی تحریک ہے۔

پیدرو آباد قرطبہ میں تعمیر ہونے والی مسجد کے افتتاح میں شریک ہونے کے لئے دنیا کے کونے کونے سے احمدی احباب، نیز مذہب، سیاست اور سائنس کی اعلیٰ شخصیات سپین آرہی ہیں۔

سوال کیا گیا کہ کیا پوپ کے گزشتہ دورے کے ساتھ اس مسجد کے افتتاح کا کوئی تعلق ہے؟

آپ نے جواب دیا کہ:۔

"افتتاح کی تقریب اپنی ذات میں منفرد حیثیت کی حامل ہے۔ اس مسجد کا سنگِ بنیاد دو سال قبل رکھا گیا تھا۔ اس کی تعمیر کا کام کچھ اس انداز سے ہوتا رہا کہ اب جا کر ہم اس کا افتتاح کرنے کے قابل ہوئے ہیں۔"

نیز آپ نے یہ بات بھی بیان کی کہ :۔

"یہ جماعت دیگر مذہبی جماعتوں مثلاً عیسائیت وغیرہ کے ساتھ حُسنِ سلوک کا تعلق رکھتی ہے۔ اور ہمارے تعلقات کی بنیاد باہمی دوستی اور مشترک مقصد کے لئے تمام انسانوں کے متحد ہو جانے پر ہے۔ ایک لمبی امتناعی رات کے بعد"

آپ نے فرمایا :۔

"سپین میں مذہب اور کانشنس کی آزادی کی فجر طلوع ہوئی ہے۔ موجودہ حکومت مذہب اور ضمیر کی آزادی کی علمبردار ہے۔ مذہب اور جمہوریت کی آزادی کی یہ صبح خوشی اور مسرت کا ایک پیغام سپینش قوم کے لیئے لائی ہے۔ اور جماعت احمدیہ نے سپین میں ایک لمبے عرصہ تک جکڑے ہوئے ہونے کے بعد اب آزادی کا سانس لیا ہے۔"

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے اس جماعت کے مقاصد کے بارہ میں بیان فرمایا کہ :۔

"اس جماعت کو قائم کرنے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ایسے افراد پیدا کئے جائیں جو جملہ اخلاق فاضلہ کے مالک ہوں۔ اور ایک بہت بڑی تعداد اس کے ممبروں کی ایسی ہے جو متقی ہیں اور نیکیوں کے بجا لانے میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ ہیں۔ اور انسانیت کی خدمت کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ اخلاقی، روحانی لحاظ سے بلند مقام پر فائز ہیں۔ اور اُن کی یہ مضبوطئ ایمان اُن کے لئے بہت برکتوں کا موجب ہے۔ اور یہ اسلام کا ایک مثبت پہلو ہے۔"

موجودہ امام جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد، مسیح موعود کے چوتھے جانشین ہیں۔ جو دس جون ۱۹۸۲ء کو حضرت مرزا احمد (ناصر احمد صاحب) کی وفات پر خلیفہ منتخب ہوئے۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اکتوبر ۱۹۸۰ء کو مسجد بشارت کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لائے تھے۔"

رپورٹر : AMINA NASSER

۲۔ امام جماعت احمدیہ نے الحمرا اور جنت اللطیف کی سیر کی

"آئندہ جمعہ کو پیڈرو آباد قرطبہ میں مسجد بشارت کا افتتاح فرمائیں گے"۔

"جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے کل صبح کا وقت اپنی اہلیہ اور دیگر ممبرانِ وفد کے ہمراہ الحمرا اور جنت اللطیف کی سیر کی۔ صبح دس بجے سے لے کر دوپہر تک آپ وہاں رہے۔ الحمرا کے ڈائریکٹر نے آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اور جب آپ چارلس پنجم کے محل میں سے گزرے تو حکام نے آپ کی خدمت میں وہ اعزازی کتاب پیش کی جس میں اہم شخصیات کے دستخط لئے جاتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اس میں دستخط فرمائے اور اس موقعہ پر آپ نے اپنے خیالات کا یوں اظہار فرمایا:۔

"میرے لیئے یہ ایک خوشی کا دن بھی ہے اور ساتھ ہی غمی کا دن بھی۔ خوشی اس لیئے کہ میں اس شاندار فنی تعمیر مشاہدہ کر رہا ہوں اور غم اِن تحریروں کی وجہ سے ہے جو الحمرا پر لکھی ہوئی ہیں اور ہمیں ایک پیغام دے رہی ہیں"۔

آخر میں آپ نے دستخط فرماتے ہوئے BOOK OF HONOUR اعزازی کتاب میں یہ فقرہ تحریر فرمایا:۔

"تمام فتوحات ختم ہو جاتی ہیں اور کھنڈر بن جاتی ہیں۔ لیکن صرف خدا تعالےٰ ہمیشہ ہمیش رہنے والا ہے"۔

اس سیر کے بارہ میں آپ سے سوال کیا گیا تو آپ نے اپنے جذبات کا یوں اظہار فرمایا کہ:۔

"یہ جگہیں صدیوں تک اسلامی ثقافت کا گہوارہ رہی ہیں۔ اور یہ عمارتیں انکے حُسن کو اب تک بیان کر رہی ہیں"۔

تمام سیر کے دوران حضرت مرزا (طاہر احمد صاحب) نے اس گائیڈ کی تمام باتوں کو بغور سُنا جو کہ ان کے ہمراہ کیا گیا تھا۔ اور کسی معمولی سی تفصیل کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ جیسا کہ ہم نے کل کے اخبار میں بھی بیان کیا تھا کہ آپ آئندہ جمعہ کو مسجد بشارت جو اس مذہبی جماعت کی تعمیر شدہ مسجد ہے کا پیدرو آباد قرطبہ میں افتتاح فرمائیں گے۔ ہمیں آپ کے پیروکار اور دیگر اہم شخصیات و حکام تمام دنیا سے تشریف لا کر شریک ہوں گے"۔

AMINA NASSER رپورٹر

Director
[illegible] Godoy
Redacción y Administración
Virgen de Montserrat, 20
(Aiminares del Genil)
Teléfonos
22-54-36 ● 22-54-93
22-54-95 ● 22-55-19
Depósito Legal GR 59—1982

DIARIO DE GRANADA

Edita: Andaluza de Información, S.A.
Publicidad: 223560/1
Carrera del Genil, 9, 1.º
Distribución: Virgen de Montserrat, 20, bajo.
Año I - Número 112
Martes, 7 de Septiembre de 1982
30 Pesetas

Hazrat Mirza, en la Alhambra

"Venimos a ganar con amor lo que perdimos con la espada"

Hazrat Mirza Ahmad, jefe supremo de la comunidad Ahmadía, que permaneció ayer en nuestra ciudad, dedicó toda la mañana a visitar la Alhambra y el Generalife, acompañado de su esposa, hija y otros miembros de Ahmadía, entre ellos el responsable de la comunidad en España.

El verdadero Generalife

Al finalizar la visita, Hazrat Mirza Tahir expresó a DIARIO DE GRANADA: "La visita real de la Alhambra es de mayor importancia que lo que se lee sobre ella en los libros. En vista del poco tiempo que hemos podido contemplar todas las obras de arte que se encierran aquí. La mejor forma de ver la Alhambra es como la vio Washington Irving cuando estuvo viviendo en ella antes de inciar la escritura de sus cuentos. Por desgracia no dispongo de más tiempo. He encontrado un ambiente encantador. La Alhambra está llena de memorias del pasado. La parte más amarga de este entorno es la que ha quedado enterrada aquí a lo largo de la Historia, la más maravillosa es la recogida en las escrituras de las paredes, donde se recuerda a Dios."

El jefe religioso de Ahmadia junto a su esposa y acompañantes en el Generalife

"Miles de veces -añadió- un nombre ha sido escrito en las paredes y por ello es la zona más bonita porque no se borrará. Espero que la gente de Granada guarde el recuerdo de Dios porque el verdadero Generalife es el lugar donde está recogido el nombre de Dios. El concepto de Dios recogido en los mosaicos puede ser cambiado, pero el concepto profundo nunca podrá destruirse a lo largo del tiempo."

"Los sentimientos de alegría no se pueden separar de los de tristeza en los que hay tantos recurdos del pasado."

Asimismo agradeció la atención del guía que le acompañó, manifestó que la gente de Granada "es muy hospitalaria" y añadió: "Estoy sorprendido y contento por la objetividad con que la Prensa de la ciudad se ha portado con mi visita. Al leer esta mañana DIARIO DE GRANADA he observado que mis manifestaciones se han reflejado con absoluta imparcialidad y una gran objetividad, la cual deseo que perdure."

El jefe supremo de Ahmadía visitó por la tarde Sierra Nevada y esta mañana ha partido hacia Córdoba. Antes de emprender el viaje a la Sierra dijo: "Mi último mensaje es querer expresar que hemos venido a ganar con amor lo que perdimos con la fuerza de la espada."

José L. Masegosa

DIARIODE GRANADA اخبار "ڈیلی غرناطہ"

۸ ستمبر ۱۹۸۲ء

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب الحمرا میں

"ہم محبّت سے وہ کچھ جیتنے کے لئے آئے ہیں جو کہ تلوار سے ہم نے کھو دیا"

"جماعتِ احمدیّہ کے سربراہ حضرت مرزا احمد، کل ہمارے شہر میں رہے۔ آپ نے صبح کا تمام وقت الحمرا اور جنّت اللطیف (پُرانا شاہی باغ) دیکھنے میں گزارا۔ آپ کے ہمراہ آپ کی اہلیہ اور بیٹیاں نیز دیگر احمدی ممبران اور سپین میں جماعتِ احمدیّہ کے ذمّہ دار افراد بھی تھے۔

حقیقی جنّت اللطیف

الحمرا اور جنت اللطیف کی سیر کے بعد حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے ڈیلی غرناطہ (کے نمائندہ) سے باتیں کرتے ہوئے فرمایا:۔

الحمرا کے متعلق جو کچھ ہم کتابوں میں پڑھتے ہیں اس کی نسبت اس کی سیر کہیں زیادہ اہم اور معلومات خیز ہے۔ ہم نے بہت تھوڑے سے وقت میں اس فنّی شاہکار کا معائنہ اور مطالعہ کیا ہے۔ الحمرا کو دیکھنے کا صحیح طریقہ تو وہی ہے جس طرح کہ واشنگٹن ارونگ نے اس کو دیکھا تھا۔ افسوس ہے کہ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ ہم نے اسے بہت عمدہ پایا۔ الحمرا ماضی کی یادوں سے بھرا پڑا ہے۔ زیادہ تلخ حصہ تو وہ ہے جو تاریخ کے ایک لمبا عرصہ گزرنے کے نتیجہ میں یہاں مدفون ہو چکا ہے۔ الحمرا کا زیادہ حسین اور خوبصورت حصہّ وہ تحریریں ہیں جو اس کی دیواروں پر کندہ ہیں۔ اور جنہیں دیکھ کر خدا یاد آ جاتا ہے۔ ہزاروں دفعہ ایک نام کو خوبصورت طریقے سے دیواروں پر لکھا گیا ہے۔ اور یہی سب سے خوبصورت حصہّ ہے جو کبھی نظر انداز نہیں ہو سکتا۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ غرناطہ کے لوگ خدا تعالیٰ کی یاد کو اس طرح سے اپنے اندر محفوظ کئے ہوئے ہیں کیونکہ حقیقی جنت اللطیف وہ جگہ ہے جہاں پر خدا کا نام لکھا ہوا ہے۔ خدا کا نام تو ان تحریروں سے مٹایا جا سکتا ہے لیکن اس کی حقیقی یاد کو یہاں سے باوجود وقت کے گزر جانے کے مٹایا نہیں جا سکتا۔

خوشی و غم کے جذبات کو علیحدہ علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اُن کے لئے یہاں پر گزری ہوئی یادوں میں بہت سی باتیں موجود ہیں۔

اسی طرح آپ نے اپنے گائیڈ کی توجہ اس طرف مبذول کروائی اور شکریہ کے جذبات کا اظہار کیا کہ غرناطہ کے لوگوں نے بہت اچھا ہمارا استقبال کیا ہے۔ وہ بہت مہمان نواز ہیں۔ آپ نے اس بابت پر بڑی حیرانگی کا اظہار فرمایا کہ یہاں کے پریس نے میری آمد کو بہت عمدہ طریق سے بیان کیا ہے۔ ڈیلی غرناطہ کو جب مَیں نے کل دیکھا تو مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ میری باتوں اور میرے اظہار رائے کو انہوں نے بہت غیر جانبداری کے ساتھ بیان کیا ہے۔ میری خواہش ہے کہ یہ چیز ان میں ہمیشہ قائم رہے۔

جماعت احمدیّہ کے سربراہ نے شام کے وقت سلسلۂ کوہ SIERRA NEVADA (برفانی پہاڑیوں) کی سیر کی اور قرطبہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ سلسلۂ کوہ SIERRA NEVADA سے واپسی پر آپ نے فرمایا کہ میرا آپ کے نام آخری پیغام یہ ہے کہ "ہم یہاں پر محبت کے ساتھ وہ جیتنے کے لئے آئے ہیں جو ہم نے تلوار کی طاقت سے کھو دیا۔"

رپورٹر: JOSEP L. MASEGOSA

8-9-1982 el Correo de Andalucia

13 CORDOBA

Próxima inauguración de la Mezquita de Pedro Abad

El próximo dia 10, será inagurada en Pedro Abad, la Mezquita Bisharat de la Comunidad Ahmadia, la primera que se construye en España después de siete siglos cuando la expulsión del último reducto árabe con la conquista de Granada por los Reyes Cristianos.

La Comunidad Ahmadia, padre del proyecto, es una agrupación religiosa que tiene como objetivo prioritario la unificación de las 72 sectas que actualmente existen en el Islám. Para esta Comunidad, la construcción de la Mezquita -ubicada en un lugar elegido y privilegiado- viene a ser una especie de piedra angular para los afiliados que integran Ahmadia.

Construida en estilo sobrio a semejanza del corte rústico que caracterizan las viviendas familiares de la India, la nueva Mezquita ocupa una planta de 12 por 6 metros cuadrados. El conjunto arquitectónico se distingue, sobre todo, por los dos minaretes que, a uno y otro lado, coronan el recinto. La obras de construcción que han durado poco más del año, han supuesto un desembolso de 21 millones de pesetas.

پیدرو آباد کی مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے!

EL CORREO DE ANDALUCIA اخبار

("اندلس کی ڈاک")

CORDOBA

8-9-82

قرطبہ کے اِس مؤقر اخبار نے مسجد بشارت کی فوٹو کے نیچے یہ خبر دی :-

"آئندہ دس تاریخ کو پیدرو آباد میں مسجد بشارت کا افتتاح ہو رہا ہے جو کہ سپین میں تعمیر ہونے والی جماعتِ احمدیّہ کی پہلی مسجد ہے۔ اور غرناطہ سے عیسائی بادشاہوں کے حکم سے عرب مسلمانوں کو نکالے جانے کے ۷۰۰ سال بعد تعمیر ہوئی ہے۔

جماعتِ احمدیّہ جو اِس شاہکار کی معمار ہے۔ ایک مذہبی جماعت ہے۔ جو ۷۲ اسلامی فرقوں کو متحد کرنا چاہتی ہے۔ اِس جماعت کے نزدیک مسجد ایک چنیدہ اور متبرک جگہ ہے۔ اور ان افراد کے لئے، جو اِس جماعت کے ممبر ہیں۔ کونے کا پتھر تصوّر کی جاتی ہے۔
یہ تعمیر اسی طرح کی ہے جس طرح کہ ہندوستان میں کنبہ کے افراد کے رہنے کے لئے مکان بنائے جاتے ہیں۔ نئی مسجد ۶×۱۲ میٹر کی ہے۔ دو مینار، جو اس کے اُوپر ہیں، اس کو ممتاز حیثیت دیتے ہیں۔ اس تعمیر میں تقریبًا ایک سال کا عرصہ صرف ہُوا۔ اور ۲۱ ملین پسیتہ لاگت آئی۔"

EL PAIS

DIRECTOR: JUAN LUIS CEBRIAN — DIARIO INDEPENDIENTE DE LA MAÑANA — MADRID, DOMINGO 12 DE SEPTIEMBRE DE 1982

Redacción, Administración y Talleres: Miguel Yuste, 40 / Madrid-17 / Telefono 754 38 00 / Precio: 50 pesetas. Sin suplemento semanal: 35 pesetas / Año VII. Numero 1 997

EL PAIS, domingo 12 de septiembre de 1982

"سپین میں پہلی مسجد احمدیّہ کا افتتاح ہو گیا"

"کیتھولک چرچ کے نمائندہ بھی موجود تھے"

میڈرڈ سے شائع ہونے والے کثیر الاشاعت ضخیم قومی اخبار "ELPAIS" (THE COUNTRY) نے اپنی ۱۲ ستمبر ۱۹۸۲ء کی اشاعت میں صفحہ ۳۳ پر مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر اور کیتھولک بشپ کے نمائندے "VALERIANO DE LA ORDEN" کے باہمی مصافحہ کی تصویر کے نیچے یہ خبر شائع کی :-

"مسلم جماعتِ احمدیّہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد نے جمعہ کے دن غروبِ آفتاب سے قبل قرطبہ کے مضافات میں پیدرو آباد میں مسجد بشارت کا افتتاح فرما دیا۔ اس موقع پر بشپ کے نمائندے کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ تین ہزار سے زائد احمدی اس تقریب میں شامل ہوئے جن میں سے اکثریت انگلستان سے آئی ہوئی تھی علاوہ ازیں پانچوں براعظموں کے نمائندے بھی موجود تھے۔ ان میں محمد ظفر اللہ خان (سابق صدر جنرل اسمبلی U.N.O، سابق وزیر خارجہ پاکستان اور سابق صدر عالمی عدالتِ انصاف) اور عبد السلام صاحب (فزکس کے نوبل انعام یافتہ) بھی شامل تھے۔ اس مسجد پر ۳۰ ملین پسیتہ خرچ آیا ہے جو قرطبہ کے ایک آرکیٹکٹ LOPEZ DE REGO جو کہ عیسائی گرجوں کی تعمیر کے ماہر ہیں کے بنائے ہوئے نقشہ کے مطابق انہی کی نگرانی میں تعمیر ہوئی ہے۔ اس میں ۲ مینارے ہیں جو اسلامک انڈین سٹائل کے ہیں۔

دریائے وادی الکبیر کے کنارے پر دار الخلافہ سے ۴۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر منعقد ہونے والی اس تقریب کے ۹۵٪ شرکاء ہندوستانی تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی ہندوستانی فلم چل رہی ہے۔ اس تقریب میں قرطبہ کے بشپ کے نمائندے بھی مدعو تھے۔ جمعہ کے دن ایک مینڈھے کی قربانی بھی پیش کی گئی۔"

El vicario de la diócesis de Córdoba, Valeriano de la Orden, y el jefe de la misión ahmadia del Islam en esta ciudad, Karam Zafar, se dan la mano durante el acto de inauguración de la mezquita *Basharat*.

Inaugurada la primera mezquita ahmadia en España con presencia de la jerarquía católica

SEBASTIAN CUEVAS, Córdoba

Con la asistencia del jefe supremo de la comunidad ahmadia del Islam, Hazra Mirza Tahir Ahmad, se inauguró, "al caer el sol del viernes", la mezquita *Basharat* en el pueblo cordobés de Pedro Abad, primer templo que inaugura en el continente europeo esta comunidad de fieles de Alá. Invitado a la ceremonia asistió el vicario de la diócesis de Cordoba, en representación del obispo.

La mayoría de los 3.000 fieles asistentes se desplazó desde Inglaterra, aunque estuvieron presentes fieles de los cinco continentes. Entre ellos, Mohammad Zafrullah Khan, ex presidente de la Asamblea General de la ONU y en tiempos ministro de Asuntos Exteriores de Pakistán y del tribunal Supremo de Justicia Internacional, asi como Abdus Salam, premio Nobel de Física..

La mezquita, que ha costado treinta millones de pesetas, ha sido levantada según planos del arquitecto cordobés, habitual restaurador de templos cristianos, López de Rego, "con la imposición de dos minaretes estilo islamo-indú".

Los vecinos del pueblo ribereño de Guadalquivir, a cuarenta kilómetros de la capital, labradores en un 95%, asistieron curiosos a la llegada de los piadosos peregrinos a los, para ellos, pintorescos rituales, "como si fuera una película de la India", según expresión gráfica de un peroabadeño.Invitado a la ceremonia asistió el vicario de la diócesis de Córdoba, en representación del obispo.

Con motivo de su inauguración, el viernes, se hizo un regalo consistente en una ofrenda de cordero "sacrificado por manos fieles" del que pudieron participar cuantos invitados y curiosos quisierón.

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کی مغربی جرمنی کے اخبارات میں اشاعت

"ٹاؤن ہال میں (جماعت احمدیہ کے) خلیفہ مہمان کی حیثیت سے"

STADTKAMMERER SER HARDT (لارڈ میئر کے متعلقہ نمائندہ) نے Limpurg Hall میں ایک باوقار خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد کی جو اسلامی فرقہ تحریک احمدیہ کے سربراہ اعلیٰ ہیں کافی اور بسکٹوں سے خاطر تواضع کی۔ موصوف ربوہ (پاکستان) سے ایک وفد لے کر یورپ تشریف لائے ہیں۔ وہ ملک سپین میں مسجد کی تکمیل ہونے پر افتتاحی جشن منا رہے ہیں اور SACHSEN HAUSEN کے مقام پر واقع مسجد نور کے متعلق خلیفہ جماعت کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ: "اسے زیادہ وسیع ہونا چاہیئے"

(BILD-ZEITUNG, THURSDAY 19Th AUGUST 1982)

Kalif zu Gast im Römer

Mit Kaffee und Plätzchen bewirtete gestern Stadtkämmerer Gerhardt im Limpurg-Saal einen leibhaftigen Kalifen: Hazrat Mirza Tamir Ahmad, Oberhaupt der islamischen Ahmadiyya-Sekte. Mit einer Delegation kam er von Rabwaa (Pakistan) nach Europa. In Spanien feierte er die Fertigstellung einer Moschee. Und was die Nusur-Moschee in Sachsenhausen anbelangt, so hat der Kalif Vorstellungen: „Sie sollte größer sein."

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مغربی جرمنی کے دورہ کے موقعہ پر ٹاؤن ہال روم میں لارڈ میئر کے نمائندہ کے ہمراہ

"امن و محبّت کا پیکر"

خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد، فرینکفرٹ کے دورہ پر

"مہدی موعود اور مسیح آچکا ہے" یہ ایک تعارفی کتابچہ کا سرورق ہے اور اس عنوان کے نیچے یہ سوال درج ہے کہ" احمدیت کیا ہے ؟"

اِس سوال اور دیگر اور سوالوں سمیت جمعرات کی صبح کو فرینکفرٹ پریس کے متعدد صحافی فرینکفرٹ ہاف میں خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد کے ساتھ پریس کانفرنس میں شریک ہوئے۔

خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد کم و بیش ایک کروڑ مختلف رنگوں اور نسلوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے سربراہ ہیں آپ ۱۸ دسمبر ۱۹۲۸ء کو قادیان (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ ایک موثر اور جاذب شخصیت کے مالک ہیں۔ موصوف شادی شدہ ہیں اور چار بچوں کے باپ ہیں۔ اُن کی بیگم اور اُن کی دو بیٹیاں شریکِ سفر ہیں۔ خلیفہ صاحب نے دَورانِ گفتگو قرآنی تعلیم کی روشنی میں عورتوں کے حقوق و فرائض کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام میں عورت کے حقوق متعین ہیں اور مرد و عورت کو مساویانہ حیثیت حاصل ہے۔ کوئی مرد محض معمولی اختلاف کی وجہ سے اپنی بیوی کو چھوڑ نہیں سکتا بلکہ اُس کے لیئے قواعد و ضوابط مقرر کئے گئے ہیں اور ان سے انحراف کرنے والے کو ناپسندیدہ سمجھا جاتا ہے۔ عورت کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ اگر اپنے شوہر سے بوجوہ الگ ہونا چاہے تو طلاق (خلع) کے ذریعہ اپنا حق لے سکتی ہے۔

اسلام نے عورت کو اُس کے قوٰی کی وجہ سے خلیفہ یا کسی رُوحانی تحریک کا سربراہ بننے کی اجازت نہیں دی۔ لیکن اس کے باوجود عورتوں کی الگ تنظیم قائم ہے اور جماعت احمدیہ عورتوں کے حقوق کی پُوری طرح حفاظت کرتی ہے اور انہیں اپنی تنظیم میں ہر قسم کے مواقع فراہم کرتی ہے کہ وہ معاشرہ میں ترقی کر سکیں اور اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل پیرا ہو سکیں۔ ......

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ہلکے رنگ کے پاکستانی طرز کے سُوٹ میں ملبوس تھے جبکہ اُن کے اکثر ساتھیوں کا لباس گہرا سیاہی مائل تھا۔ موصوف سنہری کلاہ والی سفید پگڑی پہنے ہوئے تھے گفتگو کے دوران اُن کی شخصیت کا یہ تاثر راسخ ہو جاتا تھا کہ موصوف حقیقی اسلام کے نمائندہ ہیں اور اُن کی حرکت و سکون اسلام کے عین مطابق ہے۔ اور یہ بھی کہ وہ اپنے سے اختلاف رکھنے والوں کے ۶۰ اٹم پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں اور مکمّل امن پسندی اور صلح جوئی کے قائل ہیں گفتگو کے دوران اس اصلاحی تحریک (یعنی احمدیت) کے امام

مسیحیت کے اولین دور کے ساتھ اپنی تحریک کی مماثلت کا ذکر کرتے رہے لیکن جو امر انہیں عیسائیوں اور یہودیوں سے ممیز کرتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ خدائے واحد کی پرستش کرنے والے ہیں اور مسیح کی آمدِ ثانی (جو کہ وقوع پذیر ہو چکی ہے) پر اعتقاد رکھتے ہیں۔

اس تحریک (احمدیت) کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب تھے جو قادیان میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۸۹ء میں انہوں نے اپنے موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ ایک صحافی نے دورانِ گفتگو یہ استفسار کیا کہ بعض اور لیڈر بھی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ راہِ راست پر ہیں کیا آپ بھی یہ کہنا چاہتے ہیں؟ اس پر خلیفہ صاحب نے جواباً فرمایا کہ مَیں کسی کے خلاف کچھ نہیں کہتا اپنی تحریک کی صداقت کے بارہ میں کچھ کہنا پسند کرتا ہوں۔ اِس کی دلیل یہ ہے کہ وہ آسمانی روشنی اور خدا تعالیٰ کا نور جو راستبازوں کی دستگیری کرتا اور اُن کی نصرت کا موجب بنتا ہے وہ خدائی تائید اور نصرت ہر قدم پر ہمارے شاملِ حال ہے اور طاغوتی طاقتوں کے مقابل پر ہماری ہر آن مدد کرتا اور ہمیں نوازتا ہے۔

میرے اِس دَورہ کا مقصد کسی طور بھی یہ نہیں کہ مَیں چندہ اکٹھا کروں بلکہ مَیں تو یہ بھی برداشت نہیں کرتا کہ ہماری جماعت کا کوئی رُکن کسی سے کچھ مانگے جیسا کہ دوسرے لوگ مانگتے ہیں۔ ہماری جماعت کا ایسا کوئی فرد اگر ہو بھی تو جماعت کی تنظیم اُسے کسی طور پر بھی اپنے ساتھ شامل کرنے کے لیئے تیار نہیں بلکہ اُس سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے اُسے اپنی تنظیم سے الگ کر دیتی ہے۔

اِس امر کی وضاحت کرتے ہوئے کہ تحریکِ احمدیت کا اثر و نفوذ کن ممالک میں ہے۔ خلیفہ صاحب نے بتایا کہ ہماری جماعت کا کام اصلاح و ارشاد پر مشتمل ہے اِس لئے ہماری تحریک یہ فریضہ صرف اُن ممالک میں ہی بجا لاتی ہے جہاں کی حکومت انہیں اجازت دیتی ہے۔ کمیونسٹ ممالک میں ہماری تحریک کا عام طور پر کوئی مشن نہیں ہے۔
عورتوں کے حقوق و فرائض کی نشان دہی کرتے ہوئے آپ نے دوبارہ یہ وضاحت فرمائی کہ۔

"قرآن کریم مرد و عورت دونوں کو رُوحانی معرفت عطا کرتا ہے۔ مرد و عورت کا دائرہ کار مختلف ہے بعض ذمہ داریاں مردوں کی ہیں اور بعض عورتوں کی۔ عورت بچے پیدا کرنے اور اُن کی پرورش کرنے کی ذمہ دار ہے اور مرد اُن کے نان و نفقہ کا ذمہ دار ہے۔ عورت کی حکمرانی اپنے گھر پر ہے اور مرد بیرونی طور پر ہر قسم کے امور سرانجام دینے کا ذمہ دار ہے لیکن اس کے باوجود ہم عورتوں کو کمائی کرنے اور اپنے پسند کے شوہر سے شادی کرنے سے منع نہیں کرتے۔ نہ ہی ہم عورتوں کو کمائی کرنے پر یا کسی کے ساتھ شادی کرنے پر مجبور رکھ سکتے ہیں۔ اِن امور میں عورتوں کی اپنی صوابدید ہے۔ اور ایک حد کے اندر رہتے ہوئے اسلام نے عورتوں کو آزادی دی ہے اور ہماری جماعت میں اِن امور کی خلیفہ خود نگرانی کرتا ہے۔" (فرینکفرٹ نیو پریس ۲۰ اگست ۱۹۸۲ء)

SACHSEN HAUSEN میں واقع مسجد تنگ ہوتی جا رہی ہے!

اسلامی احمدیہ تحریک کے خلیفہ احمد کا ٹاؤن ہال میں وُرُود
(RÖMER)

"STADTKÄMMERER ERNST GERHARDT-LÜC نے اسلام کے ایک فرقہ "احمدیہ تحریک" کے خلیفہ مرزا طاہر احمد صاحب کا جو اس کے سربراہِ اعلیٰ ہیں CESAR HALL میں استقبال کیا۔ اِس فرقہ نے جس کا آغاز برصغیر کے ایک شہر (قادیان) سے ہوا فرینکفورٹ کو منتخب کیا ہے اور SACHSENHAUSEN میں BABENHÄUSER LANDSTRAßE کے مقام پر مسجد کو جرمن سنٹر قرار دیا ہے۔ اِس فرقہ کے اعلیٰ سربراہ کے ایک حوالہ کے مطابق دنیا بھر میں تقریباً دس ملین (ایک کروڑ) افراد اپنے آپ کو احمدیہ تحریک کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ خود مُلک جرمنی میں ۴۰۰ گھرانے احمدی کہلاتے ہیں جن میں جرمن قوم کے گھرانوں کی تعداد ۴۲ ہے۔ اس تحریک کا روحانی مرکز ملک پاکستان میں ہے...... دوسرے اسلامی سلسلوں اور اِس سلسلہ کے مابین سربراہِ اعلیٰ کے بیان کے مطابق سب سے بڑا فرق یہ عقیدہ ہے کہ مسیح کا ظہور ہو چکا ہے۔ دوسرے اسلامی فرقوں سے موازنہ کیا جائے تو صرف یہی تحریک ہے جو تبلیغی مشن قائم کر رہی ہے اور غیر ملکی زبانوں میں قرآن کے تراجم شائع کر رہی ہے۔ اِس تحریک کے سربراہِ اعلیٰ نے احمدی پَیروکاروں کو اسلام کا JEHOVA WITNESS فرقہ قرار دینے سے انکار کیا۔ جارحانہ تبلیغی سرگرمیوں کے بارے میں ایک استفسار پر انہوں نے کہا "اگر تم کسی سے محبّت کا مظاہرہ کر رہے ہو تو اظہارِ محبّت میں تمہارا یہ جارحانہ رنگ ہے"......

BABENHAUSER LANDSTRAßE کے مقام پر تنگ ہوتی ہوئی مسجد کی دوبارہ مطلوبہ تعمیر کے حق میں فرینکفورٹ کا شہر شاید تائید نہ کرے۔ چرچ کے امور سے متعلق ایک ذمّہ دار افسر نے جواب دیا کہ دباؤ بعض خاص حدود کے اندر ہو گا۔ متوسط لوگ بھی جو اس کی تعمیر کے خواہاں ہیں کبھی بھی فی الفور اپنی خواہشات کو عملی جامہ نہیں پہنا سکتے۔ اِس عمارت کی توسیع متعلقہ قانون کی بعض پابندیوں کی بناء پر ممکن نہیں ہو سکے گی۔ ٹاؤن کونسل کی طرف سے کوئی اَور متبادل جگہ بھی پیش نہیں کی جاسکتی۔ مسلمانوں کو خود آپ کسی مناسب جگہ کی تلاش کرنی ہوگی"۔

{FRANKFURTER ALLGEMEINE ZEITUNG
...... ۲۰ اگست ۱۹۸۲ء}

"محبّت کا پیکر"

خلیفہ احمد ٹاؤن ہال "روم" میں

خلیفہ مرزا طاہر احمد نے فرینکفرٹ روم ہمبرگ ہال میں ورود کے موقعہ پر یہ فرمایا کہ وہ محض زبانی نعروں والے مذہب کی نہیں بلکہ حقائق والے مذہب کی نمائندگی کرتے ہیں۔ مسٹر سٹیڈٹ کچرر ارنسٹ گرہارڈٹ نے اُن کا استقبال کیا۔ خلیفہ موصوف احمدیہ مسلم تحریک کے امام کی حیثیت سے کل بدھ کے روز دریائے ہین کے کنارے رہائش پذیر اپنی جماعت کے اراکین سے ملاقات کے لئے تشریف لائے تھے جن کی تعداد اس علاقہ میں ۴۰۰ اہے اور یہ سب ان کے مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔ عیسائی مذہب کے برعکس وہ مسیح کے ظہور ثانی کے طور پر ایک مسیح کو پیش کرنے کی بجائے مسیح کا ظہور بہت سے وجودوں کا مجموعہ سمجھتے ہیں۔ خلیفہ صاحب نے پُرزور الفاظ میں یہ اعلان کیا کہ محبّت مذہب میں اوّلین مقام رکھتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی بادشاہت اور رُوحانیت کا قیام صرف ایک انقلاب کے ذریعے نہیں بلکہ متنوع قربانیوں اور مسلسل جدّ وجہد کے لمبے ارتقائی عمل کے ذریعے ہی قائم ہو سکتی ہے۔

فرینکفرٹ میں اس مسلک کے سربراہ نے کہا کہ انہیں مختلف مسائل سے نمٹنا ہوتا ہے۔ ایک طرف تو اُنکے ماننے والوں کے بہت سے مسائل ہیں اور دوسری طرف اُنہیں فوری طور پر ایک بڑی مسجد کی ضرورت ہے۔

آخر میں خلیفہ صاحب نے فرمایا کہ جرمن موجدوں کی قوم ہے اگر وہ خوشی کی پیمائش کا کوئی آلہ ایجاد کریں تو مَیں ان کا بے حد ممنون ہوں گا۔" (ابینڈ پوسٹ ٹاملسگیب ۱۸ اگست ۱۹۸۲ء)

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا تیسرا

سالانہ کنونیشن

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا تیسرا سالانہ کنونیشن مؤرخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۲ء بروز سوموار (اجتماع خدام الاحمدیہ سے اگلے روز) ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے جس میں اہلِ علم احباب طلبہ سے خطاب فرمائیں گے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمتِ بابرکت میں تشریف لانے کی درخواست کی جائے گی۔

کالجز اور یونیورسٹیز کے تمام احمدی طلبہ سے شرکت کی درخواست ہے۔ اہلِ علم احباب بھی کنونیشن میں شریک ہو کر اسے مزید رونق بخشیں۔ شکریہ!

(سیکرٹری مرکزی آرگنائزنگ کمیٹی)

مکرم و محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ، حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پہلے بیرونی ممالک کے سفر کے دوران اپنے خرچ پر حضور کے ہمراہ ہیں۔ انہوں نے اپنے مشاہدات پر مشتمل حضور کے شب و روز کے بارہ میں برادرم مکرم غلام سرور صاحب آف شیخوپورہ کو جو مکتوب لندن سے ارسال فرمایا ہے وہ ازدیادِ ایمان کے لئے ہدیۂ قارئین ہے ــــــ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز محترم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بڑے دنوں کے بعد اور ہزاروں میل سفر کرنے کے بعد یہ عریضہ ارسال خدمت کر رہا ہوں پہلے مَیں نے چند الفاظ جلدی میں گھسیٹ کر خیریت کی اطلاع دی تھی اب کچھ حالات لکھ رہا ہوں۔ حالات بیان کرتے وقت میری عجیب ہی کیفیت ہے اور وہ اس دَورے کی برکت سے ہی ہے۔

حالِ دل لکھوں کب تک جاؤں اور دکھلاؤں
انگلیاں فگار اپنی خامہ خونچکاں اپنا

آپ کو تو معلوم ہی ہے۔ لاہور میں آغازِ سفر پر یہ محسوس ہو گیا تھا کہ حضور کا دل دردمندی سے لبریز ہے۔ واضح طور پر نظر آ رہا تھا۔ سارا دَورہ ہی اس دردمندی کے ظہور کا آئینہ دار رہا ہے۔ ۹ ممالک کا سفر ختم ہو چکا ہے۔ ہر ملک میں ہر قدم پر بلکہ سفر کے دَوران بھی حضرت اقدس حضرت خلیفہ ثالث کا ذکر آتا تو آنکھ چھلک جاتی تھی اور آواز بھرّا جاتی تھی۔ اور جذبات کے ضبط کی کوشش کے باوجود آنسو بہنے لگتے تھے۔ بعض دفعہ تو سجدہ میں اسی یاد میں گریہ زاری سجدے طویل کر دیتی تھی۔ ایسی غم و دلسوزی کی کیفیت دیکھ کر خادم کا دل گداز اور بہنے لگتا تھا حضور اس غم کو جھٹکتے نہیں تھے بلکہ اس دلسوزی میں سرور حاصل کرتے تھے۔

زندگی ایک راز ہے۔ اور غم انکشافِ راز ہے

حضور کی طبیعت پر ایک عاشقانہ رنگ بھی محیط ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

عشق کے نظارے بھی وجد آفریں ہیں۔ بڑی کوشش سے ان جذبات کے اظہار کے روکنے کی کوشش مسلسل جاری رہتی ہے۔ مگر یہ بے کنار محبت کہاں رُکتی ہے۔ ہر نماز میں ایک فریاد کی سی کیفیت رہتی ہے۔ اور بارہا حضرت اقدس .... کا شعر یاد آتا ہے ؎

میرے زخموں پہ لگا مرہم کہ میں رنجور ہوں ❊ میری فریادوں کو سُن میں ہو گیا زار و نزار

صبح کی نماز میں گریہ و آہ و زاری مقتدیوں پر بھی وجد طاری کرتی ہے اور اُن کے دل بھی خشیت اللہ سے سوز و گداز محسوس کرتے ہیں۔ اور حضور تو اللہ تعالیٰ کی حضوری میں کھڑا کر دیتے ہیں آگے ہمارے ظرف۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی کارساز ہوسکتی ہے۔ خیال فرمائیے کہ دو گھنٹہ نوافل اور تلاوت کے بعد جب صبح کی نماز کیلئے مسجد میں آتے ہیں تو کوئی پتھر دل بھی بہنے سے رُک نہیں سکتے۔

اگر کہیں لمبے سفر میں رات کو ہوٹل میں ٹھہرنا پڑا تو کمروں کے نمبر خود نوٹ فرما لیتے اور علی الصبح نماز کے لئے خادموں کے کمروں پہ دستک دیتے اور کمزور سے کمزور بھی احسانمندی کے جذبہ سے بھرپور لبیک کہتے ہوئے نماز کی جگہ پر پہنچ جاتے۔ بعض ممالک میں تو مسجد میں سب سے پہلے آکر اذان بھی دیتے رہے۔ اندازہ فرمائیے کہ خادموں اور آقا کے درمیان کتنا وسیع لامتناہی فاصلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے جو مطابقت ہوسکتی ہے۔ وہ بے کنار ہے اور ہم ایک تھوڑی سی آب جُو۔

یہی قلبی کیفیت ہے کہ جس نے وہ بصیرت، معرفت، رفعت عطا فرمائی ہے کہ کوئی عالم، دانشور، صحافی، فلاسفر اور ڈاکٹر اسلام کے متعلق اور دُنیا کی فلاح کے متعلق سوال کرے تو اگر ضد نہ ہو تو مطمئن ہو گا۔

بہت سی کانفرنسیں ہوئیں۔ بڑے بڑے پریس والے اور دانشور آئے۔ بڑے اعتراض ہوئے ہر جگہ ہی تائید اور نصرتِ الٰہی شاملِ حال رہی اور ایسے لطیف مدلل جواب دیئے گئے کہ مطمئن بھی ہوتے اور تشنگی بھی محسوس کرتے کہ وقت تھوڑا تھا۔ حضرت اقدس کا شعر یاد آتا ہے:

تا نہ دیوانہ شدم ہوش نیامد بسرم ❊ اے جنوں گرد تو گردم کہ چہ احساں کردی

یعنی یار کی تلاش میں جب تک دیوانہ نہ ہو گیا میرے ہوش ٹھکانے نہیں ہوئے۔ اے جنونِ عشق تو نے مجھ پر بڑا احسان کیا کیوں نہ تیرے گرد طواف پر طواف کروں۔

یہی حقائق اور معارف اور حقیقی علوم خلیفہ کی کلید ہے۔ عام طور پر ہر ملک میں پروگرام یہ ہوتا کہ احباب جماعت سے خطاب، مجلس ارشاد، مجلس مذاکرہ، سوال و جواب، بیعت، خطبہ جمعہ اور پریس کانفرنس۔ دانشوروں سے ملاقات، تقاریر اور خطبات کا رنگ اسی روشنی اور رہنمائی کا مظہر تھا کہ جو اللہ تعالیٰ اپنے مقربین کو بخشتا ہے۔ اب اسکے متعلق میں کل یا پرسوں لکھوں گا۔ مسجد میں احباب جماعت کو اس خط کا خلاصہ سُنا دیں۔

خاکسار
محمد انور حسین
۱۹ ۹/۸۲

شیزان
پیش کرتے ہیں
نیا ذائقہ
جواں دل، جواں دم، جوانوں کا شوق
زنجبیل
بھوک بڑھائے، پیاس بجھائے
زود ہضم ادرک، مفرح لیمو اور مقوی چاشنی کا
ایک پر لطف اور پر تاثیر مشروب
Shezan
زنجبیل
SHAKE WELL BEFORE USE
SHEZAN INTERNATIONAL LTD
Shezan
Zanjbeel
شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ۔
بند روڈ۔ لاہور
تفریح کے وقت
کھانے کے وقت
ہر وقت

ایک تاثر

میں بھی حاضر تھا وہاں

(مکرم و محترم عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ جاپان)

۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو چشم فلک نے ایک ایسے رُوح پرور اجتماع کا مشاہدہ کیا جو اجتماعات کی تاریخ میں ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ سرزمینِ ہسپانیہ میں سات سَو سال سے زائد عرصہ کے بعد دو ہزار سے زائد فدائیانِ اسلام اور تین ہزار ہسپانوی باشندوں کا یہ فقید المثال اجتماع نہ صرف عالمگیر جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے بلکہ احیائے اسلام کی تاریخ کا ایک نہایت اہم موڑ ہے۔

ستمبر کا مہینہ شروع ہوا تو جہاں ایک طرف قرطبہ اور جنوبی سپین کے گھر گھر میں دستی طور پر تقسیم کئے جانیوالے اشتہارات کے ذریعہ یہ نوید پہنچنے لگی کہ سات صدیوں پر محیط لمبے عرصہ کے بعد سرزمینِ ہسپانیہ پر تعمیر ہونے والے پہلے خانۂ خدا کے افتتاح کا روزِ سعید قریب آ رہا ہے وہاں دُنیا کے کونے کونے سے عُشّاقِ اسلام کے قافلے اس سرزمین کو مقصود بنائے ہوئے رواں دواں ہو گئے۔ ان سب کی منزل قرطبہ اور میڈرڈ کو ملانے والی عظیم شاہراہ پر واقع ایک چھوٹا سا قصبہ ــــ پیدرو آباد ــــ تھی جس کا نام آج اس علاقہ میں کسی تعارف کا محتاج نہیں رہا۔

اس چھوٹی سی بستی کا نگینہ اور سب لوگوں کی نظروں کا مرکز وہ خوبصورت مسجد بشارت ہے جو حقیقت میں بے شمار برکات اور بشارات کی نوید بن کر مطلعِ ہسپانیہ پر نمودار ہوئی ہے۔

اس مسجد کو پہلی بار دیکھنے کا پُرکیف تاثر دل و دماغ کو آج بھی ایک عجیب لذّت اور سرور سے ہمکنار کئے ہوئے ہے ٹیکسی ابھی مسجد سے کافی دُور تھی کہ میری اور میرے ساتھ جاپان سے آنے والے دونوں احمدی دوستوں کی متلاشی نگاہیں سڑک کی دونوں اطراف میں مسجد بشارت کو ڈھونڈنے لگیں جس کا پیار بھرا خاکہ ہمارے دلوں میں مدّت سے بسا ہوا تھا ــــ اور بالآخر ہماری نگاہوں نے گوہرِ مقصود پا لیا۔ عظیم شاہراہ کے عین کنارہ پر جہاں سڑک ذرا سا بَل کھا کر پھر سیدھی ہو جاتی ہے۔ مسجد بشارت کو دیکھ کر ہمارے دل فرطِ مسرّت سے بھر گئے۔ قرطبہ سے جاتے ہوئے پیدرو آباد کا قصبہ دائیں طرف آتا ہے مسجد قصبہ کے ایک کنارے پر بر لبِ سڑک واقع ہے۔ منارۃ المسیح قادیان کی طرز پر بنائے گئے سفید منارے دُور دُور تک پھیلے ہوئے زیتون کے سرسبز باغات کے پس منظر میں ایک عجیب دلفریب منظر پیش

کر رہے تھے۔ ۷ ستمبر کو ہم اس مسجد میں پہلی بار حاضر ہوئے اور شکرانے کے دو نوافل ادا کیے۔

۷ ستمبر کو مسجد بشارت میں چہل پہل کا آغاز ہو چکا تھا۔ افتتاح کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ اکنافِ عالم سے آنے والے وفود کی آمد سے رونق میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا لیکن ابھی اس تقریب کا دولہا یہاں موجود نہ تھا۔ ایک کروڑ سے زائد فدایانِ اسلام کے امام سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد سرزمینِ سپین پر نزول فرما چکے تھے لیکن ابھی مسجد کے ماحول میں منڈلانے والے پروانے اس شمع کی آمد کے منتظر تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اس روز مسجد کا ماحول کچھ اداس اور خالی خالی نظر آتا تھا۔ ۸ ستمبر کی شام کو جب اس دولہے کی آمد ہوئی تو باراتیوں کے چہرے فرطِ مسرت سے تمتما اُٹھے، اداسیوں کے بادل چھٹ گئے اور بہار کا سماں پیدا ہو گیا۔

۷ اور ۸ ستمبر کو مسجد قرطبہ اور غرناطہ میں الحمراء کی سیر کرنے کے بعد ۹ ستمبر کو جب مسجد میں حاضر ہوا تو رونقیں دوبالا ہو چکی تھیں۔ دُور دراز علاقوں سے آنے والے مبلغینِ اسلام اور فدائی احمدیوں کی موجودگی سے گہما گہمی میں ہمہ وقت اضافہ ہو رہا تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ میری طرح سینکڑوں ایسے احمدی بھائی تھے جو خلافت کے منصب پر متمکن ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پہلی زیارت کے لیے بے تاب تھے۔ سب کی نگاہیں اسی جانب تھیں اور دوست احباب سے ملتے ہوئے بھی ساری توجہات کا محور یہی بابرکت وجود تھا جو آج اس سرزمین پر تاریخ اسلام کا ایک نیا باب رقم کرنے کے لیے بنفسِ نفیس وہاں رونق افروز تھا۔

حضور مسجد میں تشریف لائے اور متلاشی نگاہوں نے نہایت بے تابی سے شربتِ دید کا ایک گھونٹ پیا اور فرطِ احترام و عقیدت سے نظریں جُھک گئیں۔ نماز ظہر ختم ہوئی تو پیارے آقا نے پُوچھنا شروع کیا کہ کون کونسے دوست آ چکے ہیں۔ ایک ایک کو بُلا کر نہایت شفقت سے سینے سے لگایا اور برکتوں سے نوازا۔ انہی برکت پانے والوں میں یہ عاجز بھی شامل تھا۔ حضور سے معانقہ کر کے جو دلی سکون اور مسرت نصیب ہوئی اس کا بیان کرنا محال ہے۔

رات گئے تک انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا اور اس کے ساتھ ساتھ افتتاح کی تیاریاں پُورے عروج پر تھیں۔ مسجد کے ماحول میں اس غیر معمولی رونق کو دیکھ کر قصبہ کے باشندے چھوٹے چھوٹے گروپس کی صورت میں سارا دن مسجد آتے رہے اور بہت ہی توجہ اور تجسس کی نظر سے مسجد کی زیارت کرتے رہے۔ افسوس کہ ہم میں سے اکثر لوگ زبان کی روک کی وجہ سے نہ ان کے جذبات و احساسات اور خیالات کا پُورا علم حاصل کر سکے اور نہ ہی اس یادگار تقریب کی عظمت سے انہیں آگاہ کر سکے لیکن مشن کی طرف سے شائع ہونے والے اشتہارات اور فولڈرز کے ذریعہ یہ سب لوگ اس تقریب اور مسجد سے پوری طرح متعارف تھے۔ ان زائرین کی شوق بھری نظریں ان کے دلی جذبات کی عکاسی کر رہی تھیں۔

بالآخر وہ روزِ سعید طلوع ہوا جس کے لئے اکنافِ عالم میں نہ جانے کتنے بے قرار دل محوِ انتظار تھے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دُعاؤں کے نذرانہ سے دن کا آغاز ہوا اور یہ نذرانہ دُنیا کے کونہ کونہ میں نہایت اخلاص و عقیدت سے

پیش کیا گیا۔ مسجد کے ماحول میں مہمانوں کی آمد پہلے سے
کئی گنا ہو گئی اور دُنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے
نمائندگان کی تعداد بھی غیر معمولی طور پر بڑھنے لگی۔ مسجد
کا ماحول ایک بین الاقوامی مرکز کا منظر پیش کر رہا تھا
جس میں اکنافِ عالم سے آنے والے مختلف قومیتوں کے
احمدی بھائی ایک دوسرے سے گلے مل رہے تھے۔ بُعدِ
مکانی سے نا آشنا، مشرق و مغرب اور شمال و جنوب
کے اِن معانقوں میں وہ لذت تھی جس سے حقیقی بھائیوں
کے سینے آشنا ہوتے ہیں۔ سالہا سال کی طویل مفارقت
کے بعد اس روحانی ماحول میں باہم ملاقات کی صورت
پیدا ہو جانا بھی اِس تقریب کی اضافی برکات میں شامل ہے۔

نماز جمعہ شروع ہونے میں ابھی کئی گھنٹے رہتے تھے
لیکن مسجد میں یہ حالت تھی کہ جگہ تیزی سے پُر ہوتی جا رہی
تھی۔ نوافل اور ذکرِ الٰہی کا رُوحانی ماحول اور پیارے
امام کی آمد کا شدید انتظار۔ بالآخر حضور تشریف لائے
اور ایک پُر درد اور ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ وہ منظر
بھلایا نہیں جا سکتا جب خطبہ کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح
الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا ذکر آنے پر حضور کی آواز بھر آگئی
اور ساتھ ہی ہزاروں عُشّاق بھی اپنے جذبات پر قابو نہ
رکھ سکے۔ اس پیارے وجود کی پیاری یاد نے جس نے
اس بابرکت مسجد کی بنا رکھی تھی ہر آنکھ کو پُرنم بنا دیا۔ مسجد
کے قیام تک کی جانے والی قربانیوں کا پُر درد تذکرہ اور
آئندہ جماعت کی ذمہ داریوں کی نشاندہی کرنے کے بعد حضور
نے نماز جمعہ پڑھائی۔ تلاوت میں وہ درد اور سوز تھا کہ
آنسوؤں کے دھارے بہہ نکلے اور دلوں کی کدورتیں
صاف ہونے لگیں۔ نماز کے بعد سرزمینِ سپین پر خلافتِ حقہ
احمدیہ کے مظہرِ رابع نے پہلی بیعت لی اور ایسے رقت آمیز
ماحول میں مبایعین نے اطاعت و وفا کا عہد باندھا کہ جس
سے ہزاروں دلوں کو نئی زندگی عطا ہوئی۔ وہ سینکڑوں
ہسپانوی باشندے جنہوں نے فدائیت اور وجد کے یہ
نظارے دیکھے نہ معلوم اپنے دلوں میں کیا سوچتے ہوں گے
خدا کرے کہ وہ اس کی حقیقت سے آشنا ہوں اور خود بھی
ان لذات سے ہمکنار ہونے کی سعادت پائیں۔

مسجد بشارت کے باقاعدہ افتتاح کی تقریب کا
وقت قریب آتا جا رہا تھا اور ہسپانوی زائرین کی آمد کا سلسلہ
بڑی تیزی سے جاری تھا۔ آنے والوں میں ہر عمر اور طبقہ کے
لوگ شامل تھے۔ بچوں کا شوق بھی قابلِ دید تھا۔ مسجد کے
سامنے کے صحن میں شامیانے لگا کر تقریب کا انتظام کیا گیا تھا
افتتاحی تقریب کے آغاز سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے
ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور پُرجوش نمائندگان
کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اگلے روز ملکی اخبارات میں
اس کانفرنس اور افتتاحی تقریب کی خبریں اور تصاویر
بہت ہی نمایاں طور پر شائع ہوئیں۔

افتتاحی تقریب کے لئے حضور تشریف لائے تو مسجد کے
سامنے کا وسیع پنڈال مکمل طور پر بھرا ہوا تھا۔ ایک محتاط
اندازہ کے مطابق اکنافِ عالم سے آنے والے دو ہزار سے
زائد احمدیوں اور تین ہزار ہسپانوی باشندوں نے اس تقریب
میں شمولیت کی۔ گرمی کے باوجود ان مہمانوں کی آخر وقت تک
دلچسپی کے ساتھ اس تقریب میں شمولیت ان کے تعلق اور
جذبات کی غمازی کرتی ہے۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم

مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر، محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور ایک ہسپانوی احمدی نے خطاب کیا اور بالآخر حضور نے اپنا بصیرت افروز خطاب ارشاد فرمایا۔ حضور کا خطاب انگریزی زبان میں تھا جس کا ہسپانوی ترجمہ چھپوا کر سب مہمانوں کو اُسی وقت پیش کر دیا گیا تھا۔ (یہ خطاب خالد میں شائع ہو چکا ہے) حضور کے اس معرکۃ الآراء خطاب کے ساتھ تو یہ افتتاحی تقریب اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ گئی اور ایک طویل مدت کے بعد سرزمین سپین میں پہلے خانۂ خدا کی تعمیر اور افتتاح کی خوشی نے سب کے لئے ایک عید کا سماں پیدا کر دیا۔ نعرہ ہائے تکبیر، عظمتِ اسلام اور سپین میں احیائے اسلام کے نعروں سے فضا گونج اُٹھی اور ہر طرف مسرت ہی مسرت تھی۔ خلیفۂ وقت کا پُرنور چہرہ شادمانی سے تمتما رہا تھا اور اس نور کی جھلک عُشّاق کے چہروں سے ٹپک رہی تھی۔ ہر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز تھا اور زبانیں اللہ تعالےٰ کی ثناء کے ترانے گا رہی تھیں کہ محض اُس کے فضل سے اس خادمِ اسلام جماعت کو ایک بار پھر سپین میں احیائے اسلام کی داغ بیل ڈالنے کی توفیق ملی ہے۔ اس شکر گزاری میں مشرق و مغرب کے دل سجدہ ریز تھے اور دل ہی دل میں اس عزم کو پختہ کیا جا رہا تھا کہ ہم ایک سپین میں ہی نہیں دُنیا کے ایک ایک مُلک میں خدا کے گھر بنائیں گے اور عظمتِ اسلام کے قیام کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے۔

اس تقریب کا یہ پہلو کتنا ایمان افروز اور خوشکن ہے کہ ہماری اِس حقیقی خوشی میں ہمارے ہسپانوی مہمان پُوری طرح ہمارے ساتھ شامل تھے غالباً وہ ہماری وجہ مسرت سے تو پُوری طرح آشنا نہ ہونگے اور اپنے روایتی مہمان نوازی کے انداز میں ہماری خوشی کو اپنی خوشی سمجھتے ہوئے ہمارے ساتھ شامل تھے۔ لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ وہ خوشی منانے کا پُورا پُورا حق رکھتے تھے۔ خدا کرے کہ ان کو بہت جلد خوشی کا یہ حقیقی راز سمجھ آجائے کہ ان کے مُلک میں خدائے واحد کے نام پر بنائی جانے والی وہ مسجد تعمیر ہوئی ہے جس کا پیغام ہر اَسْوَد و اَحْمر کے لئے ہے، جو حقیقی سکون اور طمانیت کی آماجگاہ ہے اور اُسی عظمتِ رفتہ کو از سرِ نَو قائم کرنے کی تمہید ہے جس عظمت کے آثار آج بھی سپین کے چپّے چپّے پر نظر آتے ہیں۔ ہاں اُسی اسلامی عظمتِ رفتہ کے از سرِ نَو قیام کا آغاز ہے جس کی مہک اور خوشبو آج بھی ان کی فضاؤں میں لبسی ہوئی ہے۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر کی سعادت پائی اور نہایت ہی مبارک ہوں گے وہ وجود جو اس مسجد کے سایہ میں آکر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے اپنی جھولیاں بھریں گے۔ اللہ تعالےٰ ایسے خوش قسمتوں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ کرے۔ آمین

١۔ دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔
٢۔ چندہ خریداری ختم ہوتے ہی چندہ بھجوا کر ممنون فرمائیں
(مینیجر خالد۔ ربوہ)

مرتبہ: منیر احمد جاوید، نائب مدیر

اخبارِ مجالس

اجتماعات

حلقہ کوٹ احمدیاں ضلع بدین

حلقہ کوٹ احمدیاں کا یک روزہ سالانہ اجتماع مؤرخہ ۲۰ اگست بروز جمعہ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس کے دوران مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے اجتماع میں حلقہ کوٹ احمدیاں کے علاوہ ضلع کے دوسرے حلقوں کی ۴ مجالس نے بھی اس میں شرکت کی۔ اسی طرح ضلع تھرپارکر کی ۳ مجالس نے بھی اجتماع میں شریک ہو کر اس کی رونق کو دوبالا کیا۔ الحمد للہ کہ یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

قیادت علاقہ سندھ

قیادت علاقہ سندھ کا دو روزہ تربیتی اجتماع ۲ اور ۳ ستمبر کو شروع ہوا۔ انچارج دفتر صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مکرم و محترم مرزا محمد الدین صاحب ناز کے علاوہ مرکز سلسلہ سے آئے ہوئے علماء محترم مولانا غلام باری صاحب سیف اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ اور اجتماع کے دوران مختلف مواقع پر خدام کو قیمتی نصائح سے نوازتے رہے۔

دورانِ اجتماع ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی علمائے سلسلہ نے جوابات دیئے۔ اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے علاقہ کے دو مربیانِ سلسلہ نے بھرپور تعاون کیا۔

اجتماع کے دوران مختلف علمی اور ورزشی مقابلے بھی ہوئے جن میں امتیاز حاصل کرنے والے اطفال و خدام میں اجتماع کے اختتام پر مکرم و محترم مرزا محمد الدین صاحب ناز نے انعامات تقسیم کیے۔ اجتماع میں کل ۵۵۰ خدام و اطفال نے شرکت کی۔ انتظامی امور کی انجام دہی کے لئے ۱۶ منتظمین اور ۴۰ معاونین نے بشاشت کے ساتھ اپنے فرائض ادا کئے۔

قیادت ضلع شیخوپورہ

قیادتِ ضلع کے زیرِ انتظام ۱۱ ستمبر کو یک روزہ سالانہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا جس میں ۴۰ مجالس کے ۲۸۸ خدام و اطفال نے شرکت کی۔ دورانِ اجتماع علمی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔

اس اجتماع کے دوران مکرم اقبال احمد صاحب نجم (سابق مبلغ سپین) اور مکرم و محترم مرزا محمد الدین صاحب ناز (انچارج دفتر صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نے خدام سے خطاب فرمایا۔

تربیتی کلاسز

سانگلہ ہل: رمضان المبارک کے دوران اطفال اور خدام کی تعلیمی و تربیتی کلاس کا اجراء کیا گیا جو پورا مہینہ جاری رہی۔ روزانہ ظہر کی نماز کے بعد ۲ گھنٹے تدریس ہوتی۔ دوران ماہ مقررہ نصاب کا امتحان پروگرام کے مطابق لیا جاتا رہا۔ کلاس کے اختتام پر جلسہ یوم والدین کے انعقاد کے ساتھ کلاس میں نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ کلاس میں شامل ہونے والے اطفال و خدام کی حاضری بڑی خوشکن رہی۔

چک ۹۶ گ۔ب (فیصل آباد): مجلس مقامی کے زیر اہتمام ۲۰ راگست کو تحصیل جڑانوالہ کی یک روزہ تربیتی کلاس منعقد ہوئی۔ جس میں تحصیل کی ۱۴ مجالس نے شرکت کی۔ ۳۴۳ خدام، ۹۴ اطفال، ۳۷ انصار اور ۵۰ خواتین نے اس سے استفادہ کیا۔ ضلع کے پانچ مربیان اور ضلعی مجلس عاملہ کے بعض ارکان کے علاوہ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے بھی کلاس کو رونق بخشی۔ نماز تہجد، درس قرآن، حدیث و ملفوظات کے پروگرام کے علاوہ تلاوت، نظم اور تقاریر کے اطفال و خدام کے مقابلے ہوئے۔ اسی طرح فٹ بال، کبڈی، میرو ڈبہ کے مقابلے بھی کروائے گئے۔ نماز جمعہ کے بعد ایک خصوصی اجلاس میں تمام مقابلوں میں امتیاز حاصل کرنے والے اطفال و خدام میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

قیادت ضلع فیصل آباد: قیادت ضلع کے زیر اہتمام ۱۵ راگست سے ۲۱ راگست تک ضلع کے ۳ حلقہ جات میں تربیتی کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔ جنمیں ضلعی مجلس عاملہ کے اراکین کے علاوہ مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے اراکین نے بھی شرکت کی۔ حاضری معیاری رہی اور سب پروگرام بڑے کامیاب رہے۔

کھوسکی ضلع بدین: حلقہ کھوسکی کی مجالس کی یک روزہ تربیتی کلاس میں ۴ مجالس کے ۱۲۵ خدام و اطفال نے شرکت کی۔ مختلف علمی اور ورزشی مقابلے کروائے گئے اور آخر پر امتیاز حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کیئے گئے۔

تحصیل پھالیہ (گجرات): مجالس خدام الاحمدیہ تحصیل پھالیہ کی پانچویں تربیتی کلاس ۹ اور ۱۰ ستمبر کو بمقام رجوعہ منعقد ہوئی۔ تلاوت، نظم اور تقاریر کے علاوہ ورزشی مقابلے کروائے گئے۔ مربیان سلسلہ نے خدام و اطفال کو قیمتی ہدایات سے نوازا۔ کلاس کے اختتام پر انعامات تقسیم کیئے گئے۔ ۱۰۰ خدام اور اطفال نے اس میں شرکت کی۔

اصلاح وارشاد

ڈرگ روڈ کراچی: ۱۴ تا ۲۰ راگست عشرہ اصلاح وارشاد منایا گیا۔ ان ایام میں قیادت ضلع کی طرف سے تبلیغی نشستوں کا انعقاد، مجالس مذاکرہ کا اہتمام، لائبریریوں میں لٹریچر کی فراہمی تبلیغی خطوط

کی توسیل، گھر گھر تبلیغی وفود بھجوانے اور بذریعہ خدمت
خلق تبلیغ کرنے کے پروگرام بنائے گئے تھے۔ ڈرگ روڈ
کے خدام نے ان سب پروگراموں کو کامیاب بنانے
کے لیے بھرپور تعاون کیا۔ ہفتہ اصلاح و ارشاد کے دوران
اطفال نے ایک غیر از جماعت فٹ بال کلب سے ۳
دوستانہ میچ بھی کھیلے۔

خدمتِ خلق

قیادت ضلع کراچی :- قیادت ضلع کراچی
نے ۲۰ اگست تا ۲۷ اگست ہفتہ خدمتِ خلق منایا۔
اس ہفتہ کے پروگراموں میں ـــ عیادت مریضاں، خون
کے عطیہ جات کی فراہمی، موسم گرما میں ٹھنڈا پانی پلانے
اور ناداروں اور غریبوں میں پارچہ جات کی تقسیم شامل
تھی۔ یہ ہفتہ خدمتِ خلق کے ساتھ ساتھ جماعت کی تبلیغ
کا سبب بھی بنا۔

راولپنڈی صدر :- جشن یوم آزادی کے
موقعہ پر شعبۂ خدمتِ خلق کے تحت عیادتِ مریضاں
کا پروگرام بنایا گیا۔ جس میں ۵۰ خدام نے ۶۰۰ مریضوں
کی عیادت کی۔ عیادت کے بعد مریضوں میں پھل
تقسیم کیے گئے۔ اس موقعہ پر مریضوں میں لٹریچر بھی
تقسیم کیا گیا اور جماعت کے عقائد سے انہیں آگاہ کیا گیا۔

ڈرگ روڈ۔ کراچی :- قیادت ضلع کے تشکیل
کردہ پروگرام کے مطابق ۲۰ تا ۲۷ اگست ہفتہ
خدمتِ خلق منایا گیا۔ نمایاں کارگزاری میں ڈرگ کالونی
کے ایک ہسپتال کے مریضوں کی عیادت شامل ہے۔
عیادتِ مریضاں کے اس پروگرام کے دوران ہسپتال کے
عملہ کے ساتھ احمدیت کے عقائد کے بارہ میں بھی تبادلۂ
خیالات کیا گیا۔ یہ پروگرام بڑا کامیاب رہا۔

دارالذکر فیصل آباد :- مجلس دارالذکر
کے ۹ اطفال اور ۴ خدام پر مشتمل ایک وفد نے
۳ ستمبر کو فضل عمر ہسپتال ربوہ کا دورہ کیا اور مریضوں
کی عیادت کی۔ مجلس کے مختلف حلقہ جات کی طرف سے
۸۸۹/۵۰ روپے کی رقم بطور چندہ نادار مریضان
ہسپتال کے دفتر میں جمع کروائی گئی۔

وقارِ عمل

مرڈ چک ۴۵

۹ جولائی کو صبح ۹ بجے سے گیارہ بجے تک
مسجد اور اس کے ماحول کی صفائی کی گئی۔ تمام خدام
اور اطفال نے اس وقارِ عمل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔
اسی روز بعد نماز جمعہ ایک تربیتی اجلاس بھی منعقد ہوا
جس میں مربی صاحب سانگلہ ہل نے خدام کو اُن کی
ذمہ داریوں کی طرف بطریق احسن توجہ دلائی۔

چک ۵۴۳ EB ضلع وہاڑی :- ۶ جولائی کو بعد
نماز جمعہ وقارِ عمل منایا گیا۔ ۲۱ خدام، ۸ اطفال اور ۲ انصار
نے ۴ گھنٹے تک وقارِ عمل کر کے لاری اڈہ سے گاؤں تک کا
سارا راستہ صاف اور ہموار کیا۔

چک ۱۶۶ مراد بہاولنگر :- ۲۱ اگست کو صبح
دس بجے سے لیکر دوپہر ۲½ بجے تک وقارِ عمل منایا گیا۔

اور گاؤں کی ساری سڑکوں کے گڑھے وغیرہ ٹرالی کے ذریعہ مٹی لالا کر پُر کئے گئے۔ ۳۵ خدام و اطفال نے حصّہ لیا۔

اسی طرح ۶ ستمبر کو بھی ایک وقارِ عمل منایا گیا۔ ۳ گھنٹے کے اس وقارِ عمل میں ایک میل لمبی سڑک کی اچھی طرح مرمّت اور صفائی کی گئی۔ ۴۴ خدام و اطفال نے حصّہ لیا۔

دارالذکر فیصل آباد:۔ ۲۷ اگست کو قیادت دارالذکر کے تمام حلقوں نے ایک اجتماعی وقارِ عمل کیا جس میں ۶۴ خدام، ۴۰ اطفال اور ۵ انصار نے شرکت کی اور ۱۵ فٹ لمبے، ۷ فٹ چوڑے اور ۳ فٹ گہرے گڑھے کو مٹی سے پُر کیا گیا۔ اس کام پر ۲ گھنٹے وقت صرف ہوا۔

پکنک

چک ۹۶ گ۔ ب صریح:۔

۲۲ جولائی کو گاؤں سے ۸ میل دُور پنج پلہ ہیڈ لوئر چناب پر ایک پکنک منائی گئی۔ اس میں مجلس کے ۴۴ خدام اور ۳۸ اطفال شامل ہوئے۔ اسی طرح قریبی مجلس گنگا پور کے ۲۵ خدام و اطفال نے بھی اس میں شرکت کی۔ مدعوین میں مربیان سلسلہ، قیادتِ ضلع کے بعض عہدیداران اور قریبی جماعتوں کے بزرگ احمدی احباب کے علاوہ چند غیر احمدی بھی شامل تھے۔

دورانِ پکنک مختلف علمی اور ورزشی مقابلوں کے علاوہ ایک دلچسپ پنجابی مباحثہ "پیٹ نہ پئیاں روٹیاں تے سبھے گلاں کھوٹیاں" کے عنوان پر ہوا۔ حاضرین نے خدام و اطفال کو اپنی اپنی طرف سے نقدی کی صورت میں خراجِ تحسین پیش کیا۔ اس پکنک کی خاص بات یہ ہے کہ مقامِ پکنک کے ارد گرد مختلف تبلیغی اور الہامی بینرز آویزاں کئے گئے تھے۔ جس کی وجہ سے سارا ماحول بڑا ایمان افروز نظارہ پیش کر رہا تھا۔ پکنک کا پروگرام بے حد کامیاب اور دلچسپ رہا۔

کرونڈی:۔ ۱۳ اگست کو کرونڈی سے ۳ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع نہر پر ایک پکنک منائی گئی۔ جس میں ۴۰ خدام اور ۴۰ اطفال نے شرکت کی۔ ان کے علاوہ ۸ غیر از جماعت دوستوں نے بھی اس میں شامل ہو کر پروگرام کو رونق بخشی۔ دورانِ پکنک مختلف علمی و ورزشی مقابلے بھی منعقد ہوئے۔ یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔

مرڑ چک ۴۵ ضلع شیخوپورہ:۔

۲۷ اگست کو مجلس خدام الاحمدیہ مرڑ نے سائیکلوں پر "ہرن مینار" جانے کا پروگرام بنایا۔ خدام نے ۶۵ کلومیٹر کا یہ فاصلہ ساڑھے پانچ گھنٹوں میں طے کیا۔ سانگلہ ہل کے خدام بھی اسی روز ہرن مینار کی سیر کو آئے ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر دونوں مجالس

کے خدام میں بیت بازی کا مقابلہ ہوا۔ پروگرام دلچسپ رہا۔

متفرقات

پیر محل:۔ جشن آزادی کے موقعہ پر ۱۴ اگست کو اور جشن افتتاح مسجد بشارت سپین کے موقعہ پر ۹ ستمبر کو خدام نے مسجد ناصر پیر محل کو قمقموں اور جھنڈیوں سے سجایا۔ ہر دو مواقع پر دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد میں دعاؤں کے ذریعہ سے کیا گیا۔

مرڑ چک نمبر ۴۵ ضلع شیخوپورہ:۔

جشن افتتاح مسجد بشارت سپین کے موقعہ پر مسجد احمدیہ پر چراغاں کیا گیا۔ دن کا آغاز نماز تہجد میں دعاؤں کے ذریعہ کیا گیا۔ ۱۰ ستمبر کی شام کو خدام و اطفال کے مابین فٹ بال میچ ہوا۔ اور نماز عشاء کے بعد ایک جلسہ ہوا جلسہ کے اختتام پر حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

مغلپورہ۔ لاہور:۔ بزم حسن بیان مجلس خدام الاحمدیہ مغلپورہ کے زیر اہتمام ۲۱ اگست کو ایک تقریری مقابلہ ہوا۔

۱۲ مقررین نے حصہ لیا۔ مقابلہ بڑا دلچسپ رہا۔ حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

چک نمبر ۱۶۶ مراد (بہاولنگر):۔

۶ ستمبر کو ایک تقریب خصوصی کے ذریعہ مجلس ہذا کے دفتر اور لائبریری کا قیام عمل میں آیا۔ قائد علاقہ مکرم نذیر احمد صاحب خادم نے دفتر لائبریری کا افتتاح کیا۔ اس موقعہ پر ۴۱ خدام و اطفال نے شمولیت کی۔

۱۱ ستمبر کو ایک صنعتی نمائش لگائی گئی۔ خدام و اطفال نے اپنے ہاتھ سے بنی ہوئی ۲۲ اشیاء اور ماڈل نمائش میں رکھے۔

تبدیلی پتہ کی اطلاع دفتر کو ضرور دیں (مینجر)
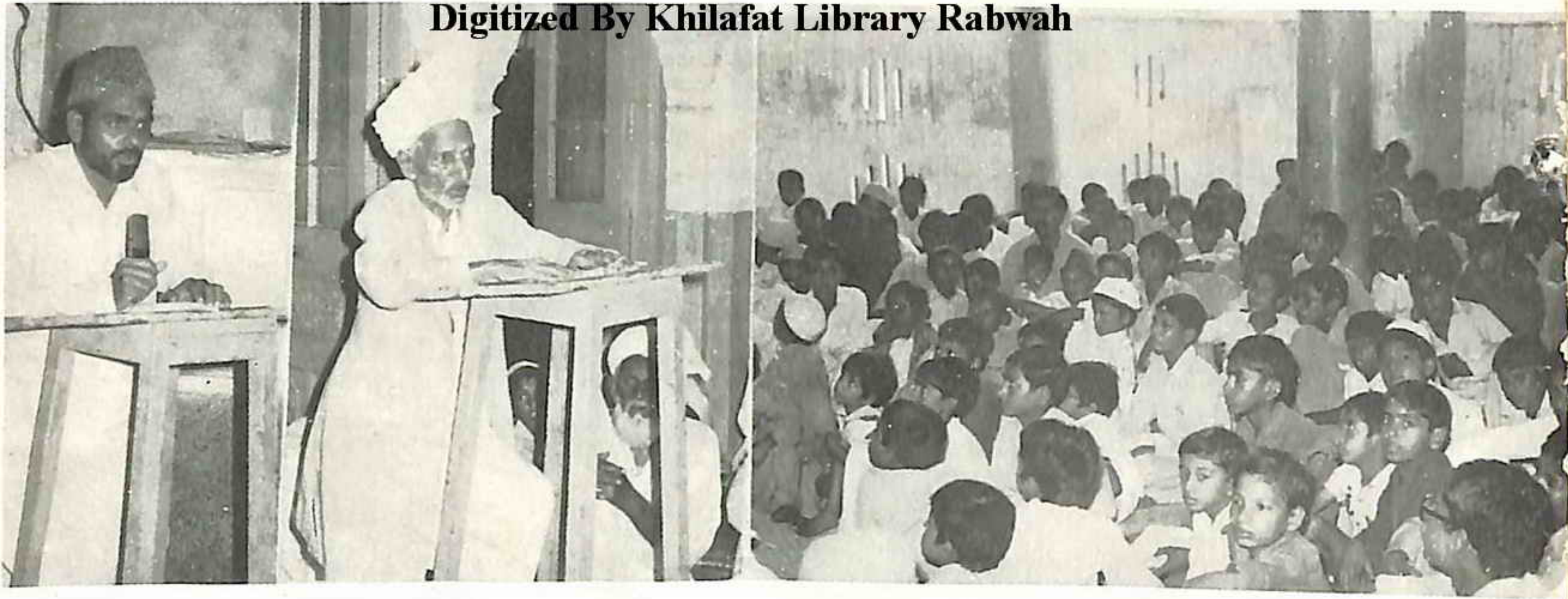
مجلس خدام الاحمدیہ ضلع فیصل آباد کے اجتماع منعقدہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کا ایک منظر۔ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد اور مکرم شیخ سلیم احمد صاحب قائد ضلع فیصل آباد خطاب کر رہے ہیں۔ سامعین میں اطفال ہمہ تن گوش ہیں۔

خدام الاحمدیہ ٹوکیو (جاپان) کا سائیکل سفر۔ مبلغ انچارج مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کی قیادت میں (مفصل رپورٹ خالد اپریل ۱۹۸۳ء صفحہ ۴۲ پر)

Monthly **KHALID** RABWAH

Regd. No..L5830 Editor : Mirza Mohammad Din Naz **October 1982**
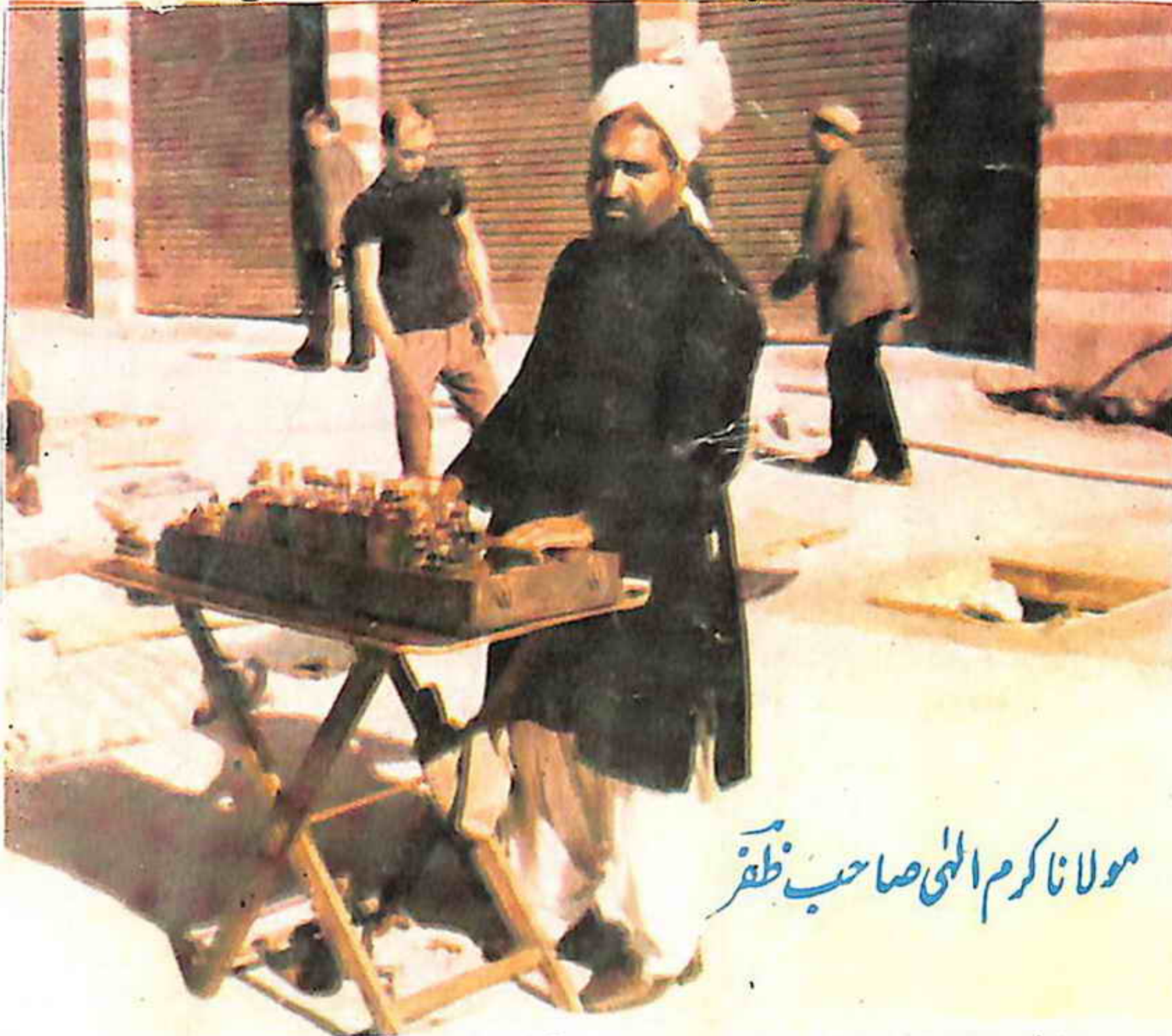
مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر

"میرے پاس ایک اور عطر بھی ہے۔ ایک ایسا عطر جس کی خوشبو لافانی ہے۔ وہ کبھی ختم نہیں ہوگی"

عالمگیر زبانوں کا اجلاس (۲۷ر دسمبر ۱۹۸۱ء) بر موقعہ جلسہ سالانہ

۱۔ عبدالوہاب بن آدم ۲۔ ای۔ ایم یعقوب صاحب ۳۔ شیخ مبارک احمد صاحب ۴۔ بشارت لوبلی صاحب